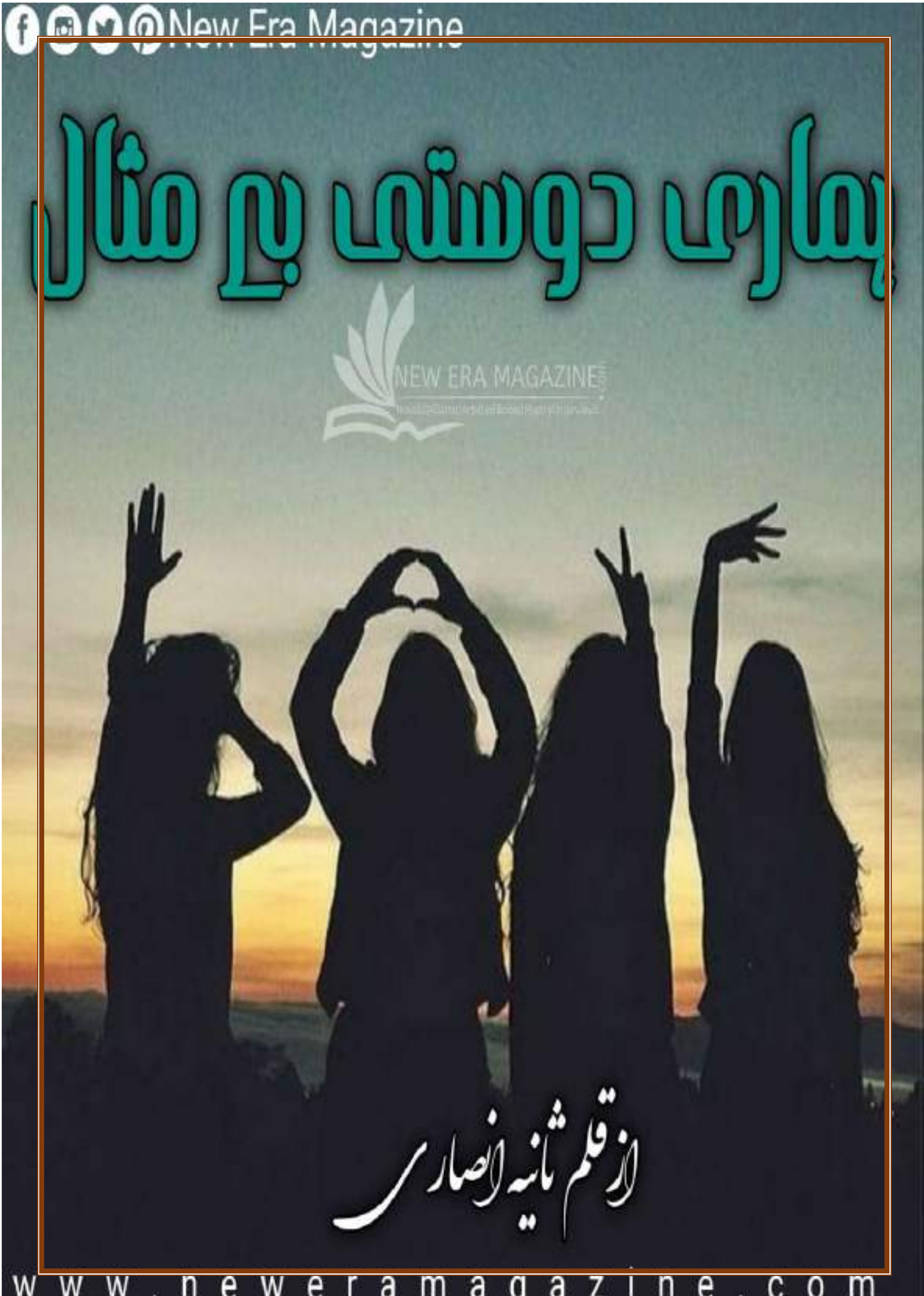

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

ہماری دوستی بے مثال

از ثانیہ انصاری

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

مکمل دو ہی دانوں پہ یہ تسبیح محبت ہے

جو آئے تیسرا دانا تو ڈوری ٹوٹ جاتی ہے

مقرر وقت ہوتا ہے محبت کی نمازوں کا

ادا جن کی نکل جائے قضاء بھی چھوٹ جاتی ہے

محبت کی نمازوں میں امامت ایک کو سونپوں

اسے تکنے اُسے تکنے سے نیت ٹوٹ جاتی ہے

محبت دل کا سجدہ ہے جو توحید پہ قائم

نظر کے شرک والوں سے محبت روٹھ جاتی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کروٹ بدلتے بدلتے وہ تھک گیا تھا آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی بند کرتا تو اسی کا چہرہ دکھتا

کھولتا تو اُسی کے بارے میں سوچتا اب تو پریشان ہو گیا تھا وہ بیڈ سے اٹھ کر دراز سے سیگریٹ نکالی اور لان میں چلا گیا جہاں رات کے سائے ہر طرف پھیلا چکے تھے چمکتا چاند جس کی روشنی اس کے اوپر پڑ رہی تھی جگمگاتے ستارے ٹھنڈی ہوا کافی پر سکون ماحول تھا اسنے سیگریٹ جلائی اور ایک کے بعد ایک کش لینے لگا

اس کی سوچ میں، اس کی آنکھوں میں، اس کے دل میں، وہ بس چکی تھی، ہاں ہر صرف

وہ ہی دکھ رہی تھی، صرف وہ، اُسے یہ پہلی نظر میں کیا ہو گیا تھا آہ حادثہ ہو گیا تھا ایک

حسین حادثہ عشق کا حادثہ وہ ساری رات نہ سو سکا ہوش میں تو وہ تب آیا جب اُسے

شاہستہ بیگم کی آواز سنائی دی

شان بیٹا اتنی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو

وہ شاید پانی لینے جاری رہی تھی کیو کی اُن کے ہاتھوں میں جگ تھا

شان نے جلدی سے سیگریٹ نیچے پھینک کر جوتوں تلے مسلی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر پیچھے پلٹا

کچھ نہیں موم بس نیند نہیں آ رہی تھی تو اس لیے آ گیا

شان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا

بہت رات ہو گئی ہے بیٹا جاؤ سو جاو صبح یونی بھی جانا ہے شاہستہ بیگم نے شان کا چہرہ

ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا

اوکے موم

شان نے اپنے چہرے سے اُن کا ہاتھ ہٹا کر اُن کے ہاتھوں پر بوسا دیا اور روم میں چلا گیا

ہر رات ہر دن ہر شام اُداس لگتی ہے

ایک تیرے جانے سے یہ جہاں اُداس لگتا ہے

از قلم ثانیہ انصاری

وہ اس وقت چھت پر اُداس کھڑی تھی اس کی آنکھوں سے ایک چمکتا موتی ٹوٹ کر گرا جو چاند کی روشنی میں مزید چمک رہا تھا وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی

جیسے وہ باہر سے ظاہر کرتی تھی در حقیقت وہ اسے بر عکس تھی، وہ اپنے درد کو کس پر ظاہر نہیں کرتی تھی، وہ کبھی بھی درد کو اپنے چہرے پر عیاں نہیں کرتی تھی، وہ درد کو چھپانا جانتی تھی، اُسے لوگو کی ہمدردی سے نفرت تھی، اُسے لوگو سے نفرت تھی، اُسے اپنے خون کے رشتوں سے نفرت تھی، وہ خون کا رشتہ جو اُسے برباد کر گیا تھا، وہ خون کا رستہ جو اسکے اپنے کو مار دیا

جنت نے اپنے آنسوں بے دردی سے صاف کیا

روکیوں رہی ہو

کسی نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے تسلی دی جنت نے پیچھے مڑ کر اسکی

طرف دیکھا جو اپنے چہرے پر سخت تاثرات لیئے ہوئے تھی

تم پرسوں رات میں پھر وہاں گئی تھی

جنت نے اسکی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اسے سوال کیا نور نے اس سے نظریں

چرائی

جواب دو نور

جنت نے سختی سے کہا

ہاں گئی تھی، گئی تھی میں

نور نے اُس سے بھی زیادہ سختی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیوں، کیوں گئی تھی تم، خود کو اذیت دینے؟

جنت نے درد سے کہا

اذیت

نور زخمی سا مسکرائی

ایک اذیت ہی تو ہے جو میرے جینے کی وجہ بن رہی ہے ورنہ کون یہاں اپنا ہے جو میرا

درد سمجھ سکے تمہیں پتہ ہے اس اذیت میں کتنا سکون ملتا ہے، اففف تم سے بہتر کون

سمجھ سکتا ہے جنت، تم بھی تو اس درد سے آشنا ہو تم بھی تو اس مرحلے سے گزر رہی ہو

تمھیں پتہ ہے جنت

نور سانس لینے کے لیئے روکی اور اسکا جواب سنے بغیر پھر گویا ہوئی

اب مجھے ہنسنے سے زیادہ اذیت میں رہنا پسند ہے، اب مجھ سے یہ نقلی ہنسی نہیں ہنسی جاتی،

اب مجھے تحریروں کی آڑ میں ماتم کرنا پسند ہے، مجھے خود کو اذیت میں رکھنا پسند ہے، مجھے

اچھا لگتا ہے ایسے جینا مجھے اچھا لگتا ہے لوگو سے دور رہنا

یہ جو لوگ ہوتے ہیں نہ بڑے بے رحم ہوتے ہیں یہ لوگ صرف اپنا سوچتے ہے تم ان

کے دھوکے میں کبھی مت انا، ان کے ہزاروں چہرے ہوتے ہے ہر موڑ پر ایک نیا چہرہ

دیکھنے کو ملیگا تمھیں

نور زخمی مسکراہٹ سے اپنی دل کا حال اس سے بیان کر رہی تھی، ان دونوں کو ایک

دوسرے کا ہر راز معلوم تھا، ہر درد معلوم تھا، ہر وہ اذیت معلوم تھی اور اذیت دینے

والے بھی، ہر تکلیف معلوم تھی، ہر لمحہ ہر وقت پتہ ہوتا تھا

نور

جنت نے اسکا نام پکارا

ہمم

نور نے آنکھیں بند کیئے آسمان کے جانب چہرہ کیے ہوئے جواب دیا

سب ٹھیک ہو جائے گا

جنت نے آہستہ آواز میں کہا

ہمم پتہ ہے مجھے

نور نے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا

چلو اندر

جنت نے کہا

نور نے سر ہلایا اور دونوں آگے بڑھ گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ مسکراہٹ یہ ہنسی یہ قہقے

سب ختم کر دیئے اس درد نے

از قلم ثانیہ انصاری

تیری آنکھوں کا طلسم مجھے بے چین کر گیا

کبھی تو ہر طرف کبھی آئینہ

کبھی خوابوں میں نظر آتا ہے

از قلم ثانیہ انصاری

وہ کبھی بیڈ پر بیٹھتا تو کبھی ٹہلنے لگتا

کب سے وہ پریشانی سے بار بار یہی عمل کر رہا تھا لیکن ایک پل کے لیے بھی سکون اُسے میسر نا ہوا وہ اپنے دل کی حالت کو سمجھنے سے قاصر تھا اس کے ساتھ تو ایسا کبھی نہیں ہوا پھر، پھر آج کیوں وہ کسی لڑکی کے بارے میں اتنا سوچ رہا تھا کیوں اُسے وہ ہر جگہ دکھائی دے رہی تھی کیوں ہر چیز میں اسکا عکس دکھتا تھا کیوں اسکے ہر خیالوں میں اسکا ہی خیال آتا تھا کیوں، آہ یہ کیوں کا جواب ہی تو نہیں تھا اسکے پاس، اُسے اس کیوں کا جواب ہی تو چاہیے تھا

کون تھی وہ، کیا وہ مجھے پھر دکھیگی، کیا وہ مجھے اچھی لگتی ہے، میں نے اس کا نام کیوں پوچھا،

وہ کب سے انہی سوالوں میں اُلجھا تھا، وہ کب سے ان سوال کا جواب خود سے مانگ رہا تھا لیکن اسکے سوالوں کا جواب نہیں تھا اس کے پاس، ہزاروں سوال تھے اس کے پاس لیکن کسی ایک کا بھی جواب نہیں ملا اُسے

وائٹ وچ کون ہو تم؟ کیا کر دیا ہے تم نے میرے ساتھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

زوہان نے اپنے ہی میں بڑبڑایا

اُفف افف کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ کہیں اُس نے مجھے کچھ کر تو نہیں دیا کہیں وہ وچ تو نہیں تھی یا اللہ میں کیا کروں کیوں مجھے دکھ رہی ہے وہ ہر جگہ کون ہو تم نہیں چھوڑونگا میں تمہیں اچھا نہیں کر رہی ہو تم میرے ساتھ

زوہان نے جھنجھلاتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر ٹہلنے لگا

زندہ دل رہیئے جانب چہرے پر اُداسی کیسی

وقت تو بیت ہی رہا ہے عمر کی ایسی کی تیسی

وہ ابھی تک سو رہی تھی اور بہت عجیب ڈھنگ سے سو رہی تھی صوفے کا سارا کُشن زمین پر ادھر اُدھر پڑھا تھا اور چپس کا ادھا خالی پیکٹ بیڈ کے کونے میں پڑا تھا اور اسکے ہی قریب لیپ ٹاپ رکھا تھا اور بلانکیٹ ادھا زمین پر تو ادھا اس کے اوپر تھا اور اس کا پیر بھی ایک زمین پر تو دوسرا بیڈ پر تھا ایسا منظر تھا جیسے رات کو جنات پارٹی کر کے گئے ہو اور الارم بج بج کر پاگل ہو رہا تھا تبھی دھڑام سے کوئی دروازہ کھول کر ایسے اندر آیا جیسے کمرے میں نہیں کہیں ریڈ کرنے آیا ہو

یااللہ خیر یہ کیا حالت بنا ہے کمرے کا

ہانیہ جو اُسے اتنی دیر سے فون کر رہی تھی نہ اٹھانے پر اس کے گھر آ گئی وہ دونوں ہی

ایک دوسرے کے گھر ایسے ہی آیا جایا کرتی تھی انکے والدین کی ایک دوسرے سے

اچھی خاصی دوستی تھی یہ اتفاق ہی تھا کی وہ دونوں کی بھی اچھی دوستی تھی

ظہیر صاحب اور رابعہ بیگم کی ایک ہی اولاد تھی جو بہت منتو مرادو کے بعد پیدا ہوئی،

انہیں کچھ آتا جاتا نہ ہو لیکن انہیں بولنا بہت آتا ہے اگر ایک بار شروع ہو جائے تو بند

ہونے کہا نام نہیں لیتی ہماری حانم ظہیر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف صاحب اور صوفیہ بیگم کی دو اولادیں تھی

ایک ثانیہ اور دوسری ہانیہ، ثانیہ ہانیہ سے چار سال بڑی تھی اور شادی شدہ بھی بلکہ ہانیہ

ابھی ماسٹرز کر رہی تھی

حانم

ہانیہ نے حانم کو آواز دی پر وہ تو گدھے گھوڑے سب بیچ کر سوئی تھی

حانم اٹھو

اس بار ہانیہ نے حانم کو جھنجھوڑا

کیا ہے یار سونے دو نہ مجھے

حانم نے مندی مندی آنکھوں سے کہا اور پھر نیند کی وادیوں میں چلی گئی

یہ ایسے نہیں اٹھنے والی

ہانیہ بڑبڑای اور پھر پاس پڑا جگ اٹھایا اور اسکے اوپر خالی کر دیا

آ یہ سونامی کہاں سے آگئی مجھے بچاؤ

حانم ہاتھ پیر مارتے ہوئے اٹھی

کوئی سونامی نہیں آئی بیڈ پر ہو تم اپنے

ہانیہ نے جگ رکھتے ہوئے اطمینان سے کہا

کوئی ایسے اٹھاتا ہے بھلا

حانم نے خفگی سے کہا

ہاں میں ایسے ہی اٹھاتی ہوں چلو اٹھو فریش ہو کر آؤ یونی جانا ہے

ہانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر واشروم میں دھکیلا

اور صوفے پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگی

جو میں نہ مانوں لوگو کا کہنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو لوگ مجھے بدتمیز کہتے ہے

سب سٹوڈینٹ اپنی اپنی بینچ پر بیٹھے تھے اور وہ پانچوں پیچھے والی بیچ پر بیٹھے تھے پیچھے سے دو بینچ چھوڑ کر آگے والے پر صارم اور طلحہ بیٹھے تھے اسکے پیچھے حمزہ اور زوہان بیٹھے تھے اور اسکے پیچھے والی بینچ پر ہمارا شان بیٹھا تھا اپنے چہرے کے آگے کتاب کیے بیٹھا تھا.جی نہیں وہ پڑھ نہیں رہا تھا وہ تو سر مبین سے چھپ کر بیٹھا تھا جس کی نظر ابھی تک شان پر نہیں پڑی تھی،

تبھی سر اس کے پاس آئے اور کتاب چھین کر چہرے کے آگے سے ہٹایا

منحوس آدمی تیرا منہ توڑ۔۔۔۔

اُسے لگ آگے بیٹھے زوہان یا حمزہ نے یہ کیا ہے جب اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے ہی گھور رہے تھے اُسے اپنی موت.بہت قریب سے دکھائی دے رہی تھی کلاس میں دبی دبی ہنسی گنج رہی تھی

سر۔۔۔مجھے لگ۔۔

شان نے گڑبڑا کر بینچ سے کھڑے ہوتے ہوئے بات کو ادھوری ہی چھوڑ دی

ہاں چپ کیوں ہو گئے آگے بولو میں کچھ نہیں کہونگا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر نے اطمینان سے نرم لہجے میں طنز کیا

سر سچ میں کچھ کہو، آپ برا نہیں مانیگے

حمزہ نے بھی کھڑے ہوتے پرجوش انداز میں کہا

نہیں کچھ نہیں کہونگا

سر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے ویسے ہی اطمینان سے کہا

آپ نے کہا ہے آپ برا نہیں مانینگے، تو آپ اپنی بات سے مکر یے گا مت

زوہان کہا چپ رہنے والا تھا

سر مجھے بھی بہت کچھ کہنا ہے میں بھی کہونگا جو میں اپنے دوست سے آپ کے بارے میں کہا کرتا ہوں

صارم بھی خوشی خوشی سر کے پاس آتے ہوئے کہا اور باقی سٹوڈنٹ تماشا دیکھ کر انجوئے کر رہے تھے

اُنہیں پتہ تھا بحث لمبی جائیگی اور لیکچر کا ٹائم بھی ختم ہو جائیگا، شان جو ڈر رہا تھا سر کو اطمنان سے کھڑے دیکھ خود بھی آرام سے کھڑا رہا

سر مجھے کہنا تھا کی ہم نہ آپ کو منہ پیچھے کھاڑوس، بندر ابلیس کا بھائی، ڈریکولا ڈایناسور جو ہر وقت کچھ کھانے کے پیچھے رہتا ہے ویسے ہی آپ بھی ہمارے پیچھے پڑے رہتے

ہیں کی کب مجھے ان میں سے کوئی ملے اور کب میں اسکی درگت بناؤ

طلحہ نے بھی اُن سب کو دیکھتے ہوئے خود کھڑے ہو کر کہا

آپ لوگو کا ہو گیا، آپ سب کو بھی کچھ کہنا ہے

سر نے اُن سب سے کہنے کے بعد باقی سٹوڈینٹ سے پوچھا

یس سر

سب نے ایک ساتھ ہاں کہا

آپ لوگ پڑھنے آتے ہیں یا ٹیچر کی برائی کرنے آتے ہیں آپ لوگ کو ذرا بھی شرم نہیں آتی اپنے ٹیچر کو ایسے کہتے ہوئے منہ پیچھے کہتے تو کہتے بے شرمو کی طرح ٹیچر کے منہ پر ہی کہے رہے ہیں کی میں آپ کو برا کہتا ہیں

سر جو کب سے ضبط کر رہے تھے ایکدم پھٹ پڑے اور سارے سٹوڈینٹ کچھ سٹوڈنٹ شرمندگی سے سر جھکا لیا تو کچھ سٹوڈنٹ کو شرم ہی نہیں آئی اور ان میں وہ پانچوں بھی تھے

پہلے اپنے ہی کہا تھا کی کچھ کہنا ہے تو کہو برا نہیں منونگا میں اب کیسے مکر رہے ہے

صارم نے انکو غصے میں دیکھنے کے باوجود بھی بعض نہیں آیا

تم۔۔ تم سب نکلو میرے کلاس سے، نکلو

سر نے اُن چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اوکے سر

پانچوں نے تابداری سے کہتے ہوئے آگے بھڑنے لگے

تم سے نہیں کہا ہے میں نے روکو تم

شان جو سوچ رہا تھا کی وہ بچ گیا ہے سر کے روکنے پر اُسے اپنا خدشہ غلط ہوتا محسوس ہوا

سر میں

شان نے اپنی انگلی اپنے سینے پر رکھتے ہوئی معصومیت سے بولا

ہاں آپ

سر نے بھی اپنی انگلی سے اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُسی کے انداز میں کہا

جی سر

شان نے اُن کے پاس آتے ہوئے، سر جھکاتے ہوئے معصومیت سے کہا

میں نے آپ سے کل کچھ کہا تھا آپ کو کچھ یاد ہے

سر نے اُسے گھورتے ہوئے کہا جو اپنی معصوم سی شکل بنا کر اُن سے بچنا چاہ رہا تھا اور وہ

چاروں جو باہر جانے کے لیے نکل رہے تھے اب وہ بھی شان کی درگت بنتے دیکھ کر مزا

لے رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر کیا کہا تھا آپنے

شان کی معصومیت دیکھنے والی تھی

او آپکو نہیں یاد تو چلو میں یاد دلا دیتا ہوں کی کل میں نے آپکو چار بک دی تھی پڑھنے کے لیے کیا پڑھا آپ نے

سر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا

جی سر میں نے پڑھا تھا

شان نے ویسے ہی کہا اور سب اُس شیطان کی شیطانی معصومیت دیکھ رہے تھے

تو چلو میں کچھ سوال کرتا ہوں تم جواب دو

سر حیران تو ہوئے کی اس نے کتاب کیسے پڑھ لیا جو شخص اگزام کے صرف کچھ دن پہلے کتاب کی شکل دیکھتا ہے اسنے آج چار چار کتاب پڑھی تھی

سر آپ نے پڑھنے کے لیے کہا تھا میں نے پڑھ لیا لیکن مجھے تو کچھ یاد نہیں ہے

شان نے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے لا علمی کا مظاہرہ کیا

آج تو میں تم پانچوں کی پرنسپل سے شکایت کرونگا اور یہ بھی میں سناونگا سمجھے تم سب

سر تو اس بار غصے سے اُنہیں گھورتے ہوئے بلند آواز میں کہا اور ریکارڈنگ بھی سنائی جو سر کب سے ریکارڈ کر رہے تھے ریکارڈنگ سنتے ہی وہ سب کا چہرہ فق ہوا اور سر کے

چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی

سر۔۔

شان نے کچھ کہنا چاہا

گیٹ آؤٹ فرام ہیئر

سر نے اُن سب کو چلا کر کہا تو وہ سب منہ بناتے ہوئے کلاس سے باہر نکل گئے

خوش مزاجی مشہور ہے ہماری سادگی بھی کمال ہے

ہم سنجیدہ بھی انتہا کے ہے اور شرارتی بھی بے مثال ہے

سب اس منحوس آدمی کی وجہ سے ہوا ہے سب، کیا ضرورت تھی تُجھے بولنے کی

شان نے پاس کھڑے حمزہ کی گردن دبوچتے ہوئے کہا

چھوڑ کمینے چھوڑ میں نے کیا کیا ہے

حمزہ نے اسکا ہاتھ اپنے گردن سے ہٹاتے ہوئے کہا

تو نے کیا کیا ہے، کیا ضرورت تھی تُجھے اُن سے کہنے کی، سر سچ میں کچھ بھی کہو، تو آپ برا نہیں مانینگے

اس بار زوہان نے اس کی گردن دبوچی

چپ کر تو تو نے کیا یہ نہیں کہا تھا، سر آپ اپنی بات سے مکر یے گا مت

حمزہ نے زوہان کو پیچھے دھکیلتے ہوئے آخری میں اسکی نقل اُتاری

ہاں تو اس نے بھی تو سر سے کہا تھا، سر میں آپ کو وہ سب کہونگا جو اپنے دوستوں سے کہتا ہوں آپ کے بارے میں

زوہان نے سب کا رخ اپنے طرف آتا دیکھ جلدی سے سارا ملبہ صارم پر ڈال دیا

چل ہم نے یہی تو کہا تھا نا لیکن اس نے اسنے تو، سب کچھ سر کو بتانے لگا کی، ہم اُنہیں منہ پیچھے کیا کہتے ہیں سب اس گدھے کی وجہ سے ہوا ہے

صارم نے ساری بات طلحہ پر ڈال دی

میرے وجہ سے کیا ہوا میں نے تو بس کہا تھا، سر نے بھی تو یہی کہا تھا کچھ بھی کہو میں برا نہیں مانو نگا ہاں۔اور اور اس نے ہی تو سر کو منہوس آدمی کہا تھا

طلحہ نے اپنے آپ کو بچانے کے لیے ساری بات شان پر ڈال دی شان تو گڑ بڑا ہی گیا

میں۔۔۔میں۔۔

شان کے دوڑ لگانے کی وجہ سے شان کی بات پوری نہ ہو پائی اُن سب کے تیور اتنے خطرناک تھے کی شان کو بھاگنا ہی پڑا

رک جا کمینے بھاگ کہاں رہا ہے

وہ چاروں بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے چلا کر بولے

یار مجھے کیا پتہ تھا کی وہ سر ہے مجھے تو لگا تھا ان کمینوں میں سے کوئی ہے

شان نے دوڑتے دوڑتے اپنی صفائی دی

گراؤنڈ میں آگے آگے شان تو پیچھے پیچھے وہ چاروں شیطان جن کے چہرے سے لگ رہا

تھا وہ آج شان کا خون پی کر ہی دم لینگے

محبت راز ہے یہ راز باتوں میں نہ کھل جائے

بہت روکا بہت چاہا نہ لب پر دل کی بات آئے

از قلم ثانیہ انصاری

شان جو بھاگتے بھاگتے کافی دور سنسان جگہ پر آگیا تھا سامنے سے آتی نور کو نہ دیکھ سکا اور

دونوں

زمین پر گرے

آہ

نور کراہی، لیکن شان، شان تو اُسے دیکھ کر حیران ہوا رات بھر وہ چین سے سو نہ سکا صرف اسکی وجہ سے، رات بھر وہ کروٹ بدلتے بدلتے تھک گیا صرف اسکی وجہ سے، رات بھر وہ جاگتا رہا صرف اسکی وجہ سے، رات بھر صرف اسکے بارے میں سوچتا رہا صرف اسکی وجہ سے، ہر طرف اسکا ہی عکس نظر آتا رہا صرف اور صرف اسکی وجہ سے، اور آج، آج وہ اس کے پاس تھی اسکے اتنے قریب کی اسکی سانسوں کی تپش شان کے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی

اٹھو

نور نے تیز آواز سے کہا تو وہ سکتے سے باہر آیا اور اسکے چہرے سے نظر ہٹا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ بھی گھورتے ہوئے کھڑی ہو چکی تھی شان نے اسکی طرف دیکھا جو اس وقت بلیک پینٹ، بلیک لونگ ٹی شرٹ پر بلیو ڈینیم، جو گر، کھلے بال میں کافی خوبصورت لگ رہی تھی شان تو من موہنی چہرے کو اپنے آنکھوں میں بسا رہا تھا

گھور کیا رہے ہو

شان نے پہلے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا کر اس کی باتوں کا جواب دیئے بغیر آگے بھڑ گیا، وہ خوش تھا وہ جب بھی اُسے دیکھتا تو دل الگ ہی لے پر دھڑکنے لگتا تھا، دل کی دھڑکنیں بیختیار تیز ہو جاتی تھی، وہ نہیں جانتا تھا ایسا کیوں یا پھر وہ جان

کر بھی انجان بنتا تھا

پاگل

نور بڑبڑای

تیری آنکھیں میں جو ڈوب جاؤں میں

کبھی نہ ختم ہونے والی محبت کا آغاز ممکن ہے

از قلم ثانیہ انصاری

خلق محدود میں رہے تو اچھا

عشق حدود میں رہے تو اچھا

از قلم ثانیہ انصاری

یہاں کیا کر رہی ہو، چلو کلاس میں

جنت نے نور کی طرف آتے ہوئے کہا

کچھ نہیں چلو؟

نور کہے کر آگے بھڑ گئی

وہ دونوں تھوڑا آگے ہی بھڑی تھی جب ایک بینچ پر ایک لڑکی اداس بیٹھی نظر آئی،

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اس لڑکی کے ایک طرف چل دیئے ایک طرف

نور تو دوسری طرف جنت بیٹھ گئی

اداس ہو

جنت نے پاس بیٹھی حانم سے کہا

نہیں بہت خوش ہو

حانم نے چڑ کر کہا

اوہ تمہارا نیا انداز ہے خوش رہنے کا

نور نے اِرد گرد بیٹھے سٹوڈنٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

نہیں یار آج میری فرینڈ نہیں آئی اور میں اکیلے بور ہو رہی ہوں

حانم نے منہ بگاڑ کر کہا

تو کیا ہوا ہم تو ہے نہ، ہم سے باتیں کر لو

جنت نے مسکراتے ہوئے مشورہ دیا

ہاں میں تو جیسے آپ کو جانتی ہوں نہ جو منہ اٹھا کر آ جاؤ باتیں کرنے

حانم نے چڑ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نام کیا ہے تمہارا؟

نور نے اس کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اسکا نام پوچھا

میرا نام حانم ظہیر ہے اور تمہارا

حانم نے مسکراتے ہوئے کہا

میرا نام جنت حبیب ہے اور اسکا نور عزیز

جنت نے اپنے تعارف کے بعد نور کا بھی کروایا

ارے تم سب یہاں بیٹھی ہو لیکچر کا وقت ہو گیا ہے چل۔۔۔

زویا جو اپنی ہی کہے جا رہی تھی حانم پر نظر پڑھتے ہی اسکے منہ کو بریک لگی اور سوالیہ

نظروں سے جنت اور نور کی طرف دیکھا

یہ ہماری نیو فرینڈ۔۔۔

جنت نے کہا

میں حانم ظہیر تمہارا نام؟

حانم نے مسکرا کر جواب کے بعد سوال کیا

زویا رضا علی

زویا نے مسکراتے کر جواب دیا

کونسی ڈیپارٹمنٹ کی ہو تم

نور نے حانم سے سوال کیا

کامرس ڈیپارٹمنٹ

حانم نے کہا

چلو اٹھو کلاس کا وقت ہو رہا ہے

نور نے بینچ سے اٹھتے ہوئے کہا

تم نے تو کہا تھا ہم سے باتیں کرلو اب کیوں جا رہی ہو

حانم نے بھی بینچ سے اٹھتے ہوئے روہانسی لہجے میں کہا ثانیہ جو آج جلدی چلی گئی تھی گھر سے کال آنے کی وجہ سے وہ کب سے اُداس خاموش تھی اب اچھا لگ رہا تھا تو وہ سب جا رہی تھی

ہمارا ابھی کامرس ڈیپارٹمنٹ ہے لیکچر کا ٹائم ہو گیا ہے اس لیے کہے رہی ہے وہ

زویا نے نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

سچی تم سب بھی کامرس ڈیپارٹمنٹ کی ہو چلو مجھے بور نہیں ہونا پڑیگا

حانم نے اپنے ہاتھ کو ہاتھ پر مارتے ہوئے خوشی سے کہا

وہ دونوں تو پل پل اسکے بدلتے رنگ دیکھ رہی تھی

چلواب

اُن تینوں کو آگے بڑھتا دیکھ حانم نے کہا اور تینوں کلاس نے چلی گئی

جو بے حساب ہے اسکا کیا حساب لگانا

جو مل جائے اُسے اپنا لو فائدہ کیا ہے اُسے ٹھکرانا

از قلم ثانیہ انصاری

وہ پانچوں اس وقت پروفیسر مبین کے کیبن کے دروازے پر کھڑے تھے حمزہ نے

ہینڈل گھمایا

اندر قدم رکھا تو سامنے ہی سر مبین بیٹھے ورک کر رہے تھے سر مبین نے سر اٹھا کر دیکھا

تو سامنے ہی وہ پانچوں ایک ساتھ کھڑے تھے

کہیں آتے ہے تو اجازت لے کر اندر آتے ہیں

سر مبین نے طنز کیا

بہت ضروری کام تھا ہمیں آپ سے سر

زوہان انکے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا

ایسا کون ساضروری کام پڑھ گیا جو ایسے آ گئے

سر نے پین کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

سر آپنے ریکارڈنگ پر نسپل کو سنا دیا

طلحہ نے بھی دوسری چیئر پر بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کہنیوں کے بل ٹیبل پر رکھے

تھوڑی پر ہاتھ جمائے سرسری سے انداز میں پوچھا

نہیں لیکن کچھ دیر میں سنادونگا

سر نے اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے اُن کی طرف بھڑتے کہا

ڈیلیٹ کردے سر

حمزہ نے سر کی چیئر پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ جمائے کہا

اچھا اور میں ڈیلیٹ کیوں کروں

سر نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا

اگر آپنے ڈیلیٹ نہیں کیا نہ سر تو ہم آپ کی اکلوتی بیوی کو یہ پکچر بھیج دینگے

شان نے آگے آتے ہوئے ایک ہاتھ سے اپنی کانپٹی کو مسلتے ہوئے دھمکانے کے انداز میں کہا جب کی دوسرے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو اُنکے سامنے کیا، جہاں سر مبین اور ثمینہ میم کسی ریسٹورینٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے لیکن جیسا وہ دیکھانا چاہا رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اصل میں ایسا کچھ نہیں تھا وہ تو اتفاقً ملاقات تھی

دھمکی دے رہے ہو تم لوگ مجھے

سر نے تھوڑے غصے سے کہا

نہیں سر ہماری کیا مجال جو ہم آپ کو دھمکی دے، ہم تو بس بتا رہے ہے، اگر آپ سمجھنا

چاہے تو سمجھ لے کیوں کی وہ غلط نہیں ہو گا

صارم نے شان کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اچھا تم لوگ اُسے یہ پکچر دیکاوگے تو کیا وہ تم لوگوں کا یقین کر لینگی

سر نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

کس نے کہا ہم صرف پکچر دکھائیں گے ہم تو انہیں پوری فلم دکھائیں گے

زوہان نے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا

تم لوگ اچھا نہیں کر رہے ہو

سر نے اُنکے طرف انگلی اٹھاتے ہوئے کہا

تو سر، کس نے کہا ہے کی ہم اچھا کر رہے ہیں

شان نے پاس پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا

تم۔۔۔سب

سر نے کچھ کہنا چاہا لیکن الفاظ نہیں مل رہے تھے

سر ایک ڈیل کرتے ہے آپ ریکارڈنگ ڈیلیٹ کرے ہم پکچر کرتے ہیں

طلحہ نے چیئر کو گھماتے ہوئے اُن کی طرف رخ کیا

ہاں سر اس میں آپ کا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی

حمزہ نے پیپر ویٹ کو ٹیبل پر گھماتے ہوئے کہا

ڈیلیٹ کردے سر پکچر

شان نے صوفے پر لیٹتے ہوئے کہا اور سر مبین کے پاس اسکے علاوہ کوئی چارا بھی نہ تھا

ٹھیک ہے لو کر دیا ڈلیٹ

سر نے فون سے ریکارڈر ڈیلیٹ کرتے ہوئے کہا

سچی سر کردیا آپ نے ڈیلیٹ

زوہان نے خوش ہوتے ہوئے اُن کی موبائل میں جھانک کر کہا

اب تم ڈیلیٹ کرو

سر نے زوہان کو گھورتے ہوئے شان سے کہا

اوکے سر لے دیکھئے کر دیا ڈیلیٹ

شان نے ڈیلیٹ کرتے ہوئے سر کو موبائل دکھائی

دفع ہو جاؤ تم پانچوں یہاں سے

سر نے اُن سب کو گھور کر چلاتے ہوئے کہا

جیسا آپ کہے سر

صارم نے کہا اور وہ پانچوں روم سے باہر نکلیں

اور ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر قہقہ لگانے لگے

اس پاس گزرتے سٹوڈنٹ اُن پاگلوں کو دیکھ رہے تھے

جو نے جگہ دیکھتے ہیں نہ وقت جب جو دل کرتا ہے کرتے پھرتے ہے

تُجھے ایسے دیکھ کر دل بے چین ہو جاتا ہے

کیوں مجھے تو دیکھتا نہیں میری نظروں کی طرح

از قلم ثانیہ انصاری

زوہان کینٹین کی طرف جا رہا تھا جب اسکی نظر سامنے سے آتی زویا پر پڑی اُسے دیکھ کر وہ ہوش میں نہ رہے سکا ارد گرد کی کچھ خبر نہیں، صرف وہ سامنے دیکھ رہا تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان تھا، وہ تو یہ بھی بھول گیا کی کہاں کھڑا ہے وہ، اسکی نظر تو بس سامنے تھی،

وہ تو یہ بھی نہ جان سکا کی اسکے ایسے گھورنے سے وہ بالکل اسکے مقابل آ کھڑی تھی

کب سے دیکھ رہی ہوں میں تمہیں گھورے جا رہے ہو

زویا نے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھتے ہوئے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا وہ لائبریری جا رہی تھی جب دیکھا کی وہ مال والا آج پھر اُسے گھور رہا ہے، اُسے سبق سکھانے کا ارادہ کیے اسکی طرف بھڑی

اسکے بولنے سے وہ ہوش میں آیا

وائٹ وچ پھر دکھنے لگی تم مجھے ابھی تک تو میں ٹھیک تھا پھر یہ کہاں سے دکھنے لگی مجھے

زوہان نے اپنی آنکھیں مسلتے مسلتے خد کو یقین دلا رہا تھا

کیا سچ میں ہے وہ

وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا

کیا بڑبڑا رہے ہو کچھ پوچھ رہی ہوں میں تم سے

زویا نے تنک کر پوچھا

کیا سچ میں تم ہو وائٹ وچ

زوہان نے اس بار زویا سے پوچھا

کیا مطلب سچ میں ہو

زویا نے حیرت اور غصے سے کہا

نہ۔۔ نہیں وہ

زوہان کو تو یقین ہو گیا کی اسکا کوئی خیال نہیں، حقیقت میں ہے وہ

تم یہاں کیا کر رہی ہو

زوہان نے اس سے بے تکا سوال کیا

کرکٹ کھیلنے آئی ہوں یونی تو کرکٹ ہی کھیلنے آتے ہیں نہ

زویا نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے طنز کیا

اچھا کھیلوں تب

زوہان نے پھر بکواس کی اُسے تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کی وہ بول کیا رہا ہے جو منہ آتا ہے وہ

کہے جا رہا تھا

آج کے بعد گھورتے ہوئے دیکھا نہ تمہیں، تمہاری آنکھیں نکال لونگی

زویا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسکی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے دھمکی دی

اور اُسے گھورتے ہوئے آگے بھڑ گئی

کہیں یہ سچ میں تو وچ نہیں، آنکھیں نکالنے کی باتیں کر رہی تھی

زوہان نے اس کی پشت دیکھتے ہوئے خود سے بڑبڑایا

وہ ہنر کہاں ہم میں جو کتابوں میں ہیں

وہ سب کچھ کہے کر بھی خاموش ہے

از قلم ثانیہ انصاری

ایک تیری دید کی خاطر میں خود کو بھلا بیٹھا ہوں، تو ایک بار میری نظروں کا مفہوم تو سمجھ

از قلم ثانیہ انصاری

شان جو لائبریری سے گزر رہا تھا لائبریری میں بیٹھے وجود کو دیکھ کر بے اختیار اس کی دھڑکنے تیز ہوئی وہ اُسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا، وہ اپنی آنکھوں سے اُسے دل میں اتار رہا تھا، اسکا ہر نقوش اپنے دل میں حفظ کرنا چاہ رہا تھا اسکے قدم خود با خود لائبریری کے اندر بھڑ گئے

ہیلو مس کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور جو ٹیبل پر بک کھولے پڑھ رہی تھی کسی انجانی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا، دیکھتے ہی وہ اُسے پہچان گئی لیکن ظاہر نہیں کیا

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو میری چیئر ہے کیا

نور نے ایک نظر اُسے دیکھ کر بک میں نظر گاڑے کندھے اچکا کر کہا

شان چیئر پر بیٹھ گیا اب اس کشمکش میں تھا کی وہ بات کیسے کرے وہ اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا

آئی ایم سوری صبح میری وجہ سے آپ گر گئی تھی

شان کو جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے صبح کی غلطی پر معافی مانگی

اٹس اوکے

نور نے بک میں نظر گاڑے ہی مصروف سے انداز میں کہا

افف یار کچھ سوچ بات کرنے کے لیے، ایک تو یہ مختصر جواب دیتی ہے، ویسے اس کا نام کیا ہے، کیا پوچھ لوں نام، اگر اس نے میری بے عزتی کر دی تو، تو کیا ہوا تھوڑی سی بے عزتی ہی نہ کریگی، پوچھتا ہوں نام

شان نے ناخن منہ میں چباتے چباتے اپنے دل میں ہی سوچ رہا تھا

ویسے آپ کا نام کیا ہے

شان نے سر سری سے انداز میں پوچھا

کیا میں آپ کو جانتی ہوں

نور نے اسکی طرف دیکھ کر ایک آبرو اٹھا کر سنجیدگی سے پوچھا

نہیں

شان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

تو پھر میں کیوں بتاؤں اپنا نام

نور کہے کر پھر بک میں مصروف ہو گئی، شان اس کا جواب سن کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا، اسکی نظر ٹیبل پر پڑے اسائینمنٹ پر گئی جہاں بڑا بڑا نور عزیز لکھا تھا شان کے لب مسکرا اٹھے اس نے نظر اٹھا کر نور کو دیکھا جو کتاب میں ہی مصروف تھی، وہ مسکراتے ہوئے گہری نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا، نظروں کی تپش سے نور نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ اُسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو

نور نے نہ سمجھی سے کہا

دیکھ رہا ہوں آپ کے ہی طرح آپکا نام بھی ہے

شان مسکراتے ہوئے کہے کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا لائبریری سے باہر نکل گیا

سچ میں پاگل ہے یہ

نور بڑبڑا کر پھر کتاب میں گم ہو گئ

مجھے بار بار صدا نہ دے

میری حسرتوں کی ہوا نہ دے

میرے دل میں آتشیں عشق ہے

میری آگ تجھ کو جلا نا دے

راتوں کا گزرنا پھر صبح ہو جانا

وقت کا کام ہے اپنے وقت پر ادا ہو جانا

ایک اور دن کا اختتام ایک نئے صبح کا آغاز، کھلا نیلا آسمان، ٹھنڈ ٹھنڈ ہوائے، آسمان میں اڑتے پرندے، پر سکون ماحول، گراؤنڈ میں ہر طرف سٹوڈنٹ بکھرے تھے، ہر طرف چہل پہل تھی ایسے میں ایک درخت کے نیچے وہ پانچوں بک کھولیں بیٹھی تھی

یار مجھ سے نہیں پڑھا جا رہا

حانم نے بک بند کرتے ہوئے جھنجھلاتے ہوئے کہا

نئی بات بتاؤں

ہانیہ کتاب میں جھکے مصروف سے انداز میں کہا

نئی بات یہ ہے کی مجھے لگ رہا ہے سر ٹیسٹ نہیں لینگے

زویا نے بھی کتاب بند کرتے ہوئے بولی

کیوں تمہیں الہام ہوا ہے کیا؟

نور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اسے لگ رہا ہے تو کیا پتہ صحیح ہی ہو

جنت نے بک بند کرتے ہوئے زویا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا نور نے اُسے گھورا،

جنت نے کھسیانی ہنسی ہنسی، وہ پانچوں اچھی دوست بن گئی تھی، حانم کی توسط سے اُن

سب ہانیہ کی بھی دوست بن گئی تھی

اٹھو چلو کینٹین میں

وہ پانچوں جانے لگی جب جنت کا فون رنگ ہوا

تم لوگ جاؤ میں فون اٹینڈ کرکے آتی ہوں

اوکے جلدی انا

نور نے کہا اور چاروں آگے بھڑ گئی

فقط باتیں اندھیروں کی محض قصے اُجالوں کے

چراغِ آرزو لیکر نا تم نکلے نا ہم نکلے

جنت نے کینٹین میں قدم رکھا ہی تھا کی کچھ اڑتا ہوا آیا اور اسکے پیشانی پر لگ کر نیچے زمین بوس ہو گیا

آہ۔۔

جنت کراہی اسکے پیشانی پر ہلکا سا کٹ ہو گیا تھا، جنت پیشانی مسلتے ہوئے نیچے جھکی جہاں ایک کین گرا تھا جنت نے کین اُٹھایا اور سامنے دیکھا جہاں سے کین آئی تھی، جنت اُن سب کی طرف قدم بڑائے

وہ پانچوں جو ہنسی مذاق کر رہے تھے اور صارم مذاق میں سامنے کھڑے زوہان کو کین مار دیا لیکن

زوہان سامنے سے ہٹ گیا اور اسکے پیچھے کھڑی جنت کو کین لگی

یہ کیا کیا تم نے

جنت نے کین ٹیبل پر پٹکتے ہوئے غصے سے کہا

صارم کسی اور کو سمجھ کر معذرت کرنے والا تھا مگر جنت کی شکل دیکھ کر آرام سے چیئر پر بیٹھ گیا اور وہ چاروں ایک نیا شوں دیکھنے کے لیے تیار ہو گئے

کیا کیا میں نے

صارم اطمینان سے چیئر پر بیٹھے ایک ابرو اُٹھا کر پوچھا

یہ--یہ کیا ہے

جنت نے دانت پیس کر کین کی طرف اشارہ کیا

دکھ نہیں رہا ہے تو بتا دوں میڈم یہ ایک کین ہے مجھے تو پتہ تھا تم اندھی ہو

صارم نے ٹانگ پر ٹانگ جمائے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا اور اسکا جواب سن کر تو جنت کو آگ ہی لگ گئی جنت نے ٹیبل پر پڑا کین اُٹھایا اور صارم کو دے مارا یہ اتنا اچانک ہوا کی وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا

یہ کیا کیا تم نے

صارم چیئر سے اٹھتے ہوئے غصے سے کہا اور وہ چاروں اپنی ہنسی دبائے بیٹھے تھے دل تو کر رہا تھا گلا بھاڑ کر ہنسے

دکھ نہیں رہا ہے اندھے ہو، میں نے کین دے مارا ہے تمہیں، کہیں چوٹ تو نہیں آئی

نہ، نہیں آئی ہے تو بتا دو دوبارہ مار دونگی میں

جنت نے پہلے طنزیہ لہجے میں مسکرا کر کہا اور دوسرا جملہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا

تم۔۔ تم

صارم کو اتنا برا الفاظ نہ مل پایا جو وہ اُسے کہے سکے

کیا تم۔۔ تم لگا رکھا ہے، خیر چھوڑو جب الفاظ مل جائے نہ تو آجانا، وہ کیا ہے نہ میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے کی تم سے بکواس کر سکو

جنت نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا اور آگے بھڑ گئی

ہاہاہاہاہاہا

وہ چاروں جو کب سے ضبط کر رہے تھے اس کے جاتے ہی ہنس ہنس لوٹ پوٹ ہو گئے

صارم نے اُن سب کو گھور کر دندناتا ہوا کینٹین سے باہر نکل گیا

یہ کیا نئے یہ کیا پرانے کا مسلہ ہے

ہمیں ہمارا نہیں زمانے کا مسلہ ہے

کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تم سب کو کینٹین کا کہے کر یہاں کیا کر رہی ہو

جنت نے اُن سب کی طرف آتے ہوئے کہا جو گیٹ کی طرف بھڑ رہی تھی

جنت چلو بابا کی کال آئی تھی کافی پریشان لگ رہے تھے

نور نے جنت کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پریشانی سے کہا اور باہر نکل گئی

اچھا اب میں بھی چلتی ہوں، تم دونوں ضرور کل آنا میرے بھائی کی ہلدی ہے اگر نا آئی نہ تو

زویا نے اُن دونوں کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے دھمکانے کے انداز میں کہا

ہاں یار آئینگے چلو

ہانیہ نے کہا اور تینوں پارکنگ ایریا کی طرف بھڑ گئی

جو راز کو راز نہ رکھ پائے وہ ہمراز بدل ڈالوں

تم کھیل وہی کھیلوں انداز بدل ڈالو

یہ منظر ایک بیسمنٹ کا تھا جہاں تین صوفا اور اسکے آگے ایک میز تھا اور پورا سفید رنگ سے پینٹ ہوا تھا۔ بیسمنٹ میں تین نفوس تھے تینوں صوفے پر بیٹھے بہت اہم بات کر

رہے تھے

آج تم دونوں کا پہلا مسن ہے

بیچ والی صوفے پر بیٹھے 58 یا 59 سال کی عمر کے آدمی نے کہا

یس سر

ایک سائڈ پر بیٹھا ہوا شخص جو بلیک پینٹ بلیک لونگ ٹی شرٹ پر بلیک ہڈی پہنا تھا ہڈی اسکے سر پر تھی اور ماسک لگایا ہوا تھا جس سے صرف اس کی آنکھیں ہی نظر آرہی تھی

اور دوسرے سائڈ پر بیٹھے ہوئے شخص کی سیم ڈریسنگ تھی اسکی آنکھیں جو سرخ ہو رہی تھی اس نے سختی سے لب بینچے ہوئے تھی

سب سیٹ ہے

سر نے اُن دونوں سے سوال کیا

یس سر

دونوں نے ایک ساتھ کہا

وہاں بہت سیکیوریٹی ہوگی محتاط رہنا تم دونوں

سر صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے اُن دونوں کو دیکھ کر آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

محتاط تو انکو ہونا چاہیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایجنٹ 401 نے صوفا سے اٹھتے ہوئے کہا

وہاں پہنچ کر صرف پندرہ منٹ ہو گا تم دونوں کے پاس صرف پندرہ

سر نے کہا تو دونوں نے اس بات میں اپنا سر ہلایا اور مسن کی تیاری کرنے لگے

وقت کا کام ہے گزرنا یہ گزر ہی جائیگا

کچھ ہجر دیگا اور کچھ محبت میں ڈھل جائیگا

از قلم ثانیہ انصاری

بھیگی بھیگی سی منتظر ہے

کچھ صاف نظر نہیں آتا

اب کیا ہونے والا ہے زندگی میں

اس دل کچھ سمجھ نہیں آتا

از قلم ثانیہ انصاری

وہ اپنے روم میں بیٹھا ایک البم کھولے بیٹھا تھا

وہ پرانے یادوں میں کھویا تھا، وہ پرانی یادیں جس کو سوچ کر اُسے خوشی ملتی تھی وہ پرانی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|

یادیں جسے یاد کرتا خود باخود لب مسکرا اُٹھتے تھے ،وہ پرانی یادیں جس میں اسکے ماں باپ اوراسکی لاڈلی بہن ہوا کرتی تھی اسکی پرنسس ۔۔آہ یہ یادیں ہر یاد میں سب یاد آجایا کرتا ہے،ہر خوشی،ہر غم،ہر درد،ہر دوا،ہر زخم،ہر مرہم،

تم ہو تو کہاں ہو پرینسس اپنے بھائی کو اور انتظار مت کرواؤں

طلحہ نے البم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دکھ سے کہا وہ پہلے کبھی دکھی نہیں ہوتا تھا، مگر اب وہ ہر رات ہوتا ہے دن میں دوستوں کے ساتھ رہتے کیسے وقت بیت جاتا ہے اُسے تو پتہ ہی نہیں چلتا، مگر یہ رات،رات تو ہمیشہ اسکی جاگتے ہی کٹتی تھی،انگاروپر سو کر گزرتی تھی،یہ آتش جھلسا دینے والی آگ،پل پل مرتے گزرتا ہے

مختصر اتنا کی دو لفظوں سے بن جاتا ہے دل

طویل اتنا کی دو جہاں کا درد ہے اس میں

تمہارا تو صرف ہواؤں پر شک گیا ہوگا

چراغ خود بھی تو جل جل کر تھک گیا ہوگا

رات کی تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی ہر طرف سنّاٹا تھا،صرف خاموشی کا راز تھا،ہر

شخص اپنے گھروں میں خواب خرگوش کے مزے لٹ رہا رہا تھا مگر ایسے میں دو ہیولا

ایک گھر کے آگے ایک روم کے بالکونی کے نیچے کھڑے تھے

ایک ہیولا پائپ سے چڑھ کر روم کے بالکونی میں کودا

دوسری ہیولے نے بھی ایسا ہی عمل کیا

تم کنڑول روم میں جاؤ

ایجنٹ 401 نے ایجنٹ 120 سے کہا تو ایجنٹ 120 نے اس بات میں سر ہلایا اور دبے

پاؤں روم سے نکل کر کنڑول روم کی طرف رخ کیا

ایجنٹ 401 نے بیڈ پر سوئے ہوئے وجود کی طرف قدم بھڑائے جو ہزاروں کی

زندگیاں برباد کر کے سکون سے سویا تھا، اس کی زندگی برباد کر کے سکون سے سویا تھا،

اسکے سارے سگے رشتوں کو اس سے چھین لیا تھا

سو لو کچھ ہی دن ہے تمہارے سکون سے جینے کے

اسکی آنکھوں سے شعلے ابل رہے تھے اسکا دل کر رہا تھا ابھی کی ابھی اسکو دنیا سے

رخصت کردے اسنے رمال پر کلوفورم ڈالا اور پھر بیڈ پر سوئے وجود کے ناک پر رکھ دیا

وہ جو سویا تھا اب بیہوش ہو چکا تھا اب وہ وارڈروب کی طرف بھڑا اور اس میں کچھ

ڈھونڈ ھنے لگا، ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُسے جو چاہیے وہ باہر نکالا اسکی آنکھیں چمکی وہ ایک

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باکس تھا جس میں پاسورڈ لگا تھا

اسنے پاسورڈ کھولا،اس میں ایک فائل اور یو ایس بی تھی جو اسکے لیئے بہت اہمیت رکھتی تھی اس نے اُسے اُٹھایا اور پھر فون سے کسی کو کچھ ٹائپ کر کے کھڑکی کی طرف بھڑ گیا، جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

یہ جو قطرہ قطرہ میرا آنسو ہے گرتا

یہ رفتہ رفتہ میرے جنوں تک جائے گا

از قلم ثانیہ انصاری

کنڑول روم میں قدم رکھتے ہی اسنے لیپ ٹاپ آن کیا جس سے گھپت اندھیرے میں اسکی آنکھوں میں روشنی چمکی وہ لیپ ٹاپ پر تیز تیز اُنگلیاں چلانے لگا جیسے جیسے وہ اُنگلیاں چلا رہا تھا ویسے ویسے اسکی آنکھوں میں مزید چمک بھڑ رہی تھی،کام ہوتے ہی اسکے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ اُبھری اور پھر وہ کھڑا ہو گیا جس روم سے آیا تھا اُسی روم کے جانب قدم بھڑائے اور بالکونی سے پائپ کے ذریعے نیچے اتر گیا اور سامنے موجود کار میں جا کر بیٹھ گیا اسکے بیٹھتے ہی خاموشی کو چیرتی ایک آواز آئی اور کار

زن سے آگے سڑک پر دوڑ کر اپنی منزل کو رواں تھی

آج رضا پیلیس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی، چاروں جانب شور شرابا تھا سب یہاں وہاں گھوم رہے تھے کسی کو بھی ایک پل سکون نہ تھا کی وہ سکون سے بیٹھ سکے، آج ارقم کی ہلدی تھی ہر طرف پیلا اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا

علی صاحب کی دو ہی اولاد تھی پہلی اولاد رضا علی اور دوسری ظفر علی، ظفر علی کی بیوی شائستہ بیگم جو خالہ زاد بھی تھی، انکی ایک ہی اولاد تھی شان ظفر علی جو ماں کا لاڈلا، اور باپ کا سکون تھا،

اور رضا علی اور انکی بیوی صوبیہ بیگم کی دو اولاد تھی پہلی ارقم رضا علی اور دوسری زویا رضا علی

ارقم شان سے چار سال بڑا تھا اور شان زویا سے دو سال بڑا تھا

السلام و علیکم بڑے ابّو

شان نے رضا صاحب سے کہا

السلام و علیکم انکل

شان کے ساتھ زوہان بھی تھا رضا صاحب کو دیکھ کر اُس نے بھی سلام کیا

وعلیکم اسلام بچوں کیسے ہو

رضا صاحب نے شفقت سے شان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور حال حوال پوچھا

فرسٹ کلاس انکل آپ کیسے ہے

زوہان نے مسکرا کر اُن سے پوچھا

میں بھی ٹھیک ہوں بیٹا، اچھا تم دونوں اندر جاؤ، میں سب انتظام دیکھ کر آرہا ہوں

رضا صاحب نے کہا تو دونوں نے سر ہلایا، وہ دونوں آگے بھڑ رہے تھے جب شان کا فون رنگ ہوا

سن تو جا ارقم کے روم میں میں کال اٹینڈ کر کے آتا ہوں

شان نے فون میں نظر گاڑے زوہان کو ارقم کے روم میں جانے کا اشارہ کیا

او کے

زوہان سر ہلا کر آگے بھڑ گیا

یہ جو سیاہی ہے ختم ہو گئی

قلم بھی مجھ سے روٹھ گئے ہے

تیری چاہت میں جو الفاظ لکھو

الفاظ بھی مجھ سے روٹھ گئے ہے

میں ورق ورق لکھو تیری محبت

تو لفظ و لہجے میں عداوت رکھے

میں تُجھ کو دیکھو ہر پل ہر دم

تو مجھ کو دیکھ نظر انداز کرے

محبت تو دیکھ ذرا

میری آنکھوں میں تو بسا ہے

میری آنکھوں میں دیکھ ذرا

محبت میرے لیے ہر پل سزا ہے

از قلم ثانیہ انصاری

زوہان فون میں نظر گاڑے چل رہا تھا جب سامنے سے آتی زویا جو ہاتھ میں پھولوں کی ٹوکری لیے اور اپنے فروک میں اُلجھی ہوئی آرہی تھی سیڑیوں سے آتے زوہان کو نہ

دیکھ سکی، جب اسکا پیر فروک میں اُلجھا، اس سے پہلے سڑیوں سے گرتی کی زوہان کی نظراس پر پڑی وہ دو دو واسٹیپ پھلانگ کر اس تک پہنچا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے گرفت میں لے کر اپنی طرف کھینچا زویا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور کھنچتی ہوئے اسکے سینے سے جالگی

سنبھل کر چلا کرو

زوہان نے سنجیدگی سے کہا اس کی گرم سانسیں زویا کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو ڈر کے مارے آنکھیں بند کئے ہوئے تھی وہ اس وقت سفید ٹراؤزر، سفید فروک پر پیلا ڈوپٹہ لیے ہوئے تھی، پھولوں کا زیور پہنے ہوئے، لائٹ میک اپ لگائے غضب ڈھا رہی تھی

آنکھیں کھولو

زوہان نے اس کے چہرے پر نظر گاڑے کہا

اس کی آواز سن کر اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی اور پھر اس سے دور ہو کر ارد گرد دیکھا پھر اپنے آپ کو دیکھا کی اُسے کچھ ہوا تو نہیں

میں بچ گئی مجھے تو لگا کی میں گئی، اچھا ہوا مجھے کچھ نہیں ہوا ورنہ میں بھائی کی شادی کیسے اٹینڈ کرتی

زویا نے خوشی سے کہا

تم بچ نہیں گئی میں نے بچایا ہے تمہیں ورنہ تم اب تک گری رہتی یہاں

زوہان نے اترا کر کہتے ہوئے سڑیوں کے جانب اشارہ کیا زویا نے اس کی طرف دیکھا

پھر غور سے دیکھا، اُسے یاد آگیا تھا یہ وہی مال والا ہے

تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو

زویا نے اس کی طرف انگلی اٹھا کر دانت پر دانت جمائے کہا

تمہیں دیکھنے آیا ہوں وائٹ وچ

زوہان نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسکو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

تمہاری اتنی ہمت تم میرے گھر آ گئے، میں بتاؤ نگی سب کو پھر دیکھنا تمہارے ساتھ کیا

ہوتا ہے

زویا غصے سے کہے کر جانے لگی جب پیچھے سے آواز آئی

جاؤ جاؤ جا کر بتاؤ سب کو، ویسے کیا بتاؤ گی

زوہان نے چڑانے والے انداز میں کہا

میں کہو نگی کی۔۔ میں کہو نگی

زویا پیچھے پلٹ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا پھر سوچنے لگی وہ کیا کہیگی

ہاں بتاؤ کیا کہو گی

زوہان نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا

تم۔۔تم

تم ابھی تک یہی ہو،اور یہ کیا کیا زویا تم نے

زویا کی بات بیچ میں ہی رہے گئی جب شان نے پہلے زوہان سے سوال کیا پھر زویا سے

پھولوں کے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اپنی بے قدری پر رو رہے تھے

کچھ نہیں وہ غلطی سے گر گیا

زویا نے زوہان کو گھور کر شان سے کہا

اچھا تم نیچے جاؤ بڑی موم تمہیں بلا رہی ہے

او کے

زویا نے سر ہلا کر کہا اور نیچے کی جانب قدم بھڑا دیئے

چل یار ارقم بھائی کے روم میں،مجھے طلحہ کی کال آئی تھی کہے رہا تھا تھوڑی دیر میں

آئینگے وہ تینوں

شان نے کہا تو زوہان نے سر ہلایا اور دونوں ارقم کے روم میں چل دیئے

ملا کر خود کو خاک میں یہ سوال کرتے ہو

محبت کیا ہوتی ہے!! یار کمال کرتے ہو

از قلم ثانیہ انصاری

وہ جو گر پہن رہی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا اس نے فون دیکھا جہاں زویا کالنگ

جگمگا رہا تھا

السلام و علیکم

اس نے مسکراتے ہوئے کال پک کی

وعلیکم السلام

دوسری جانب ناراضگی بھرے لہجے میں جواب آیا

کیا بات ہے اتنا رکھا پھیکا جواب کیوں

نور نے حیرانگی سے کہا

ہاں تو کیا سلام میں بھی نمک مصالا لگا کر دوں

زویا نے چڑ کر کہا

منہ سے آگ کیوں اُگل رہی ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے فون کو گھور کر کہا جیسے وہ فون نہیں زویا ہو

اس لیئے کی تم بھسم ہو جاؤ

پھر سے سڑا ہوا جواب آیا

کیا ہے یار کیا کر دیا میں نے

نور نے اُکتا کر پوچھا

کب آو گی تم،اور یہ جنت کہاں ہے

زویا نے سوال کیا اور پھر جنت کے بارے میں پوچھا

وہ اپنے روم میں ہے

نور نے جنت کے بارے میں بتایا

اچھا،کب اؤ گی تم دونوں

آ رہے ہیں ہم اب کیا اُڑ کر آ جائے

نور نے جھنجھلا کر کہا

اچھا جلدی آؤ اگر ذرا بھی دیر ہوئی نہ تو تمہاری خیر نہیں زویا نے دھمکی دینے والے

انداز میں کہا

اچھا ٹھیک ہے اب رکھو

نور نے کہا اور کال ڈسکنیکٹ کر دی

خوش رہنا سیکھو زندگی تو ہر کسی کو رولاتی ہے

محبت کرنا سیکھو نفرت تو ہر کسی کو آتی ہے

از قلم ثانیہ انصاری

وہ پانچوں اس وقت ارقم کے روم میں بیٹھے، ارقم کا سر کھا رہے تھے

اچھا ارقم بھائی آپ شادی کیوں کر رہے ہیں؟

یہ بے تکا سوال شان نے کیا تھا، اور بیچارہ ارقم ایسے کئی بے تکے سوال کا جواب دے چکا تھا

تا کہ مجھے مرنے میں آسانی ہو

ارقم نے چڑ کر کہا

اگر آپ کو مرنے کا اتنا ہی دل کر رہا تھا تو ہم سے کہے دیتے ہم آپ کو اس پھینکے سے لٹکا کر پھانسی دے دیتے

زوہان صوفے پر لیٹا مٹھائی کھاتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

یار پھانسی لگانے میں تھوڑی دیر لگے گی،اس سے آسان گاذر کے حلوے میں زہر ملا کر کھالینا

حمزہ نے ارقم کو دیکھتے ہوئے ایک مشورہ دیا

گاذر کے حلوے میں کیوں

شان نے نہ سمجھی سے پوچھا

ابے اگر مرنا ہے تو مرو، مگر آخری ٹائم پہ کچھ اچھی چیزیں کھا کر مرو

حمزہ نے بڑے پتے کی بات کی، یہ اور ان کے لوجیکس اف

یا پھر ارقم بھائی آپ مجھ سے کہے دیتے میں آپ کو شوٹ کر دیتا،اس سے آپ جلدی مر جاتے

طلحہ نے چٹکی بجا کر خوشی سے کہا

ارقم بھائی بتائے آپ نے یہ سب چھوڑ کر شادی کر کے مرنے کی کیوں توجہ دی

صارم نے جوس پیتے ہوئے ایک سوال دگا

کیوں کی میرا دل کر رہا تھا

ارقم نے دانت پیس کر کہا

آپ کا دل کیوں کر رہا تھا بھائی

زوہان نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

آپ کو مرنا ہے تو میں ایک مشورہ دوں

شان نے ارقم کے پاس آکر رازدانی سے سوال کیا

تم لوگوں کو کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے مشورہ دینے کی چلو نکلو یہاں سے

ارقم نے زچ ہو کر کہا اور دروازے کی طرف اشارہ کیا

کیسے بے شرم بھائی ہے آپ شرم نہیں آتی ہمیں اس طرح نکالتے ہوئے

شان نے تاسف سے کہا

ہاں صحیح کہا مجھے شرم آنی چاہیے تم سب کو ایسے نکالتے ہوئے، تم سب تو اس لائق ہو

ارقم نے پہلے دھیمے لہجے میں کہا اور پھر دانت پیچ کر جوتا دے مارا

جارہے ہیں ہم بھی اتنی عزت نہیں کرے شرم آتی ہے

وہ سب دروازے پر پہنچے تھے جب زوہان نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور

پھر دوڑ لگادی کیوں کی ارقم کا چہرہ غصے سے لال پیلا نیلا ہو گیا تھا

اچھا ہوا تم چڑیلوں آگئی ورنہ مجھے لگا کی کوئی آنے کا ارادہ ہی نہیں ہے

زویا نے اُن چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی آئی تھی اور زویا کے روم میں بیٹھی تھی

ہمیں چڑیل کہا تم نے تم کسی بھوتنی سے کم ہو کیا

ہانیہ نے حساب برابر کیا

ایک چڑیل دوسرے کو چڑیل بولتی ہے، یار مزا نہیں آیا

نور نے اطمینان سے زویا کی عزت کر ڈالی

کیا میں چڑیل لگ رہی ہوں جنت

زویا نے روہانسی لہجے میں جنت سے پوچھا، جنت نے اُسے نیچے اوپر تک غور سے دیکھا

نہیں تو

جنت نے سادگی سے کہا، زویا تو خوش ہو کر اُن سب کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھنے لگی مگر اگلے ہی لمحے اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی

پوری کی پوری ڈاین لگ رہی ہو

جنت نے اپنی مسکراہٹ دبا کر کہا وہ چاروں کا چھت پھاڑ قہقہ گنجاز ویا کی شکل تو رونے والی ہو گئی

کوئی بات نہیں یار کیا ہو گیا ڈاین بھی خوبصورت ہوتی ہے

حانم نے زویا کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ہمدردی لہجے میں کہا، زویا تو اسکی بات سن کر چلا اٹھی

بھاڑ میں جاؤ تم سب

زویا پیر پٹک کر روم سے باہر نکل گئی اس کے پیچھے وہ چاروں بھی چلی گئی

سارے مہمان آچکے تھے،اور عنایت (ارقم کی منگیتر) کے گھر والے بھی آ گئے تھے ہر طرف گہما گہمی تھی کوئی مٹھائی لیکر گھوم رہا تھا تو کوئی ہلدی، کوئی پھول،وہ پانچوں چیئر پر بیٹھی تھی جب صوبیہ بیگم اُن کے پاس آئی

زویا بیٹا جاؤ اوپر والے روم سے مٹھائی لیکر آو

زویا جو کب سے یہی سب لے کر آ رہی تھی، کبھی کوئی بلا لیتا کی یہ لیکر آو،تو کبھی کوئی بولا لیتا کی وہ لے کر آؤ ابھی بھی پھول لیکر آئی چیئر پر بیٹھی ہی تھی،پھر سے ایک حکم آ گیا تھا

آہ۔۔اچھا

زویا نے گہری سانس لیکر چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا

تم بیٹھوں میں لے کر آجاتی ہوں

جنت کو شاید اس پر رحم آ گیا تھا

ہاں یار چلی جاؤ، مجھ سے اب نہیں چلا جا رہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے جھٹ سے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا، وہ اب تھک چکی تھی

عشق کر

کے فاصلے کیسے

چاہتوں میں دوریاں کیوں

دل توڑ کے تماشے کیسے

نفرتوں میں خامیاں کیوں

از قلم ثانیہ انصاری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنت ایک ہاتھ میں مٹھائی لیئے اور دوسرے ہاتھ سے اپنا لونگ فروک کو سنبھالے آ رہی تھی، جب اسکا فروک اسکی ہیل میں اٹکا اور وہ منہ کے بل گری

ہاہاہاہاہاہاہا

صارم جوار قم کے کمرے سے کچھ لینے آیا تھا، سامنے جنت کو دیکھ کر پہلے حیران ہوا اور اگلے ہی لمحے اُسے گرتا دیکھ کر ہاتھ پر ہاتھ مارتا چھت پھاڑ قہقہ لگایا جنت اُسے دیکھ کر جھٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی تذلیل کے احساس نے آگھیرا اس نے زور سے اپنی مٹھی بند کی اُسے ہنستا دیکھ کر ضبط کے مارے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور غصے سے اس کی طرف

بڑھی اور ایک جھٹکے سے صارم کے ہاتھوں سے جوس کا گلاس جھپٹ کر اسکے چہرے پر اچھال دیا،اب پاسا پلٹ گیا تھا اب جنت کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی اور صارم کا چہرہ غصے سے سرخ،

بدتمیز۔۔۔

ابھی صارم کچھ بولتا جنت نے اس کی بات کاٹی

ہاں نہیں ہے مجھ میں تمیز، لیکن اس خوش فہمی میں مت رہنا کی تم میں ہے

جنت دانت پر دانت جمائے سرخ ہوتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا

یو۔۔

صارم غصے سے اس کی طرف بھڑا،غصے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی جبڑے بینچے ہوئے تھے

جنت تم یہاں کیا کر رہی ہو آنٹی نے تم سے مٹھائی منگوائی تھی نہ

صارم کچھ بولتا کی نور کی آواز ائی جنت نے اپنے تاثرات نارمل کر کے اسکی جانب پلٹی

ہاں چلو

جنت نے نور کے طرف دیکھتے ہوئے کہا تبھی وہاں شان بھی آ گیا

ابے گدھے تو ابھی تک یہی ہے،اور تو کب سے جوس سے نہانے لگا

شان نے پہلی بات جھنجھلاتے ہوئے اور پھر حیرت سے اسکی شکل اور کپڑے دیکھتے

ہوئے کہا شان نے ابھی تک جنت اور نور کو نہیں دیکھا تھا

جہاں یہ لڑاکا بلی ہو وہاں میں کیسے سکون سے رہے سکتا ہوں

صارم نے آنکھ کے اشارے سے جنت کی طرف اشارہ کیا نور نے نہ سمجھی سے جنت کی

طرف دیکھا لیکن جنت اُسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ تو صارم کو گھور رہی تھی

تم خود کیا ہو جنگلی بلا

جنت اسکی طرف آکر انگلی اٹھاتے ہوئے کہا، شان نے جنت کی طرف دیکھا پھر اسکی

نظر اُس کے پیچھے کھڑی نور پر گئی بے ساختہ اسکے لبوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا

کیا۔۔کیا کہاں تم نے مجھے

صارم نے حیرت سے پوچھا اُسے لگا شاید کچھ غلط سنا ہو، شان نے صارم کی طرف دیکھا

اسکا چہرہ دیکھ کر اس نے اپنی مسکراہٹ چھپائی اور پھر بولا

جنگلی بلا کہا ہے اس نے، ہیں نہ سہی کہا نا میں نے

شان نے پہلے صارم سے کہا اور پھر جنت سے تصدیق چاہی جنت کو اسکے انداز پر ہنسی

آئی اور ہنستے ہوئے سر ہلایا، اُسے ہنستا دیکھ صارم کو تو آگ ہی لگ گئی

تم کیوں دانت دکھا رہی ہو

صارم نے اسکی طرف دیکھتے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

میرا منہ میری ہنسی میری مرضی تم سے مطلب

جنت نے اور مسکراتے ہوئے کہا اسکی مسکراہٹ جلتی پر تیل کا کام کر رہی تھی

ابھی میں کچھ دیر پہلے ہنس رہا تھا تم سے تو برداشت نہیں ہوا

صارم نے کچھ دیر پہلے والا واقعہ یاد دلایا

چلو جنت بہت ہو گیا نیچے چلو اب

جنت کچھ بولنے ہی والی تھی جب نور نے اُسے گھورتے اسکا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے

نیچے لے گئی شان کی نظروں نے اس کا دور تک پیچھا کیا

تو کیا دیکھ رہا ہے

صارم نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے کہا

ک۔۔کچھ نہیں چل نیچے

شان نے گڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا صارم سر جھٹک کر اس کے پیچھے چل دیا

بے چین ہو جاتا ہوں میں آنکھیں بجھی بجھی سی ہے

یہ سازش ہے دل کی دل میں کسی کو آنے کی

از قلم ثانیہ انصاری

اسٹیج پر عنایت اور ارقم بیٹھ چکے تھے ارقم کا تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا آخر اسکی محبت ملنے والی تھی وہ کب سے بیٹھا عنایت کے سے دھیمی آواز میں گفتگو کر رہا تھا

بھائی بس کرے کب سے دیکھ رہی ہوں میں آپ کو بعد میں بات کر لیجئے گا ابھی شرافت سے بیٹھے

زویا ہلدی لگاتے آنکھوں میں شرارت لیئے کہا اسکی باتوں سے عنایت جھینپ گئی ارقم نے دانت دکھایا باری باری سب نے ہلدی لگائی شان ارقم کی طرف آیا اُسے ہلدی لگائی شان جو باؤل رکھنے والا تھا کسی سے ٹکر لگی اور ہاتھوں میں پکڑے ہلدی کے باؤل پاس کھڑی زویا پر جا گرا

شان بھائی آپنے سارا کپڑا خراب کر دیا میرا

زویا نے کپڑے پر نظر گاڑے روہانسی لہجے میں کہا

سوری زویا غلطی سے گر گیا

شان نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے معذرت خوانہ انداز میں گویا ہوا لیکن زویا نے شان کے سوری کو نظرانداز کرتے ہوئے پاس پڑا ہلدی کا باؤل اُٹھایا اور شان کی طرف

اچھالا، لیکن شان نے اسکا ارادہ بھانپ لیا تھا وہ اپنے بچاؤ کے لیئے نیچے جھکا اور پوری ہلدی پیچھے کھڑے ذوہان کے چہرے پر جا گری

ذوہان جو اُن تینوں سے باتیں کر رہا تھا اچانک سے اس پر کچھ گرا ذوہان تو بوکھلا ہی گیا کی ہوا کیا ہے

ذوہان نے پہلے اپنے کپڑے کو دیکھا جو سفید سے زرد ہو گیا تھا، پھر نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی زویا کو دیکھا

زویا نے تھوک نگلتے ہوئے ذوہان کی جانب دیکھا اور ڈر کے مارے اسٹیج سے نیچے اتر گئی

شان بھی اُن سب کی طرف آ کھڑا ہوا

افف میں بچ گیا

شان نے صارم کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اُسے دیکھ کر ذوہان کو سارا معاملہ سمجھ آیا

ذوہان نے بھی ہلدی کا باؤل اُٹھایا اور شان کی طرف اچھالنے ہی والا تھا جب شان نے پاس کھڑے صارم کو گھسیٹ کر اپنے سامنے کھڑا کر دیا اور پوری ہلدی صارم کے چہرے پر جا گری

صارم نے رمال سے اپنا چہرہ صاف کیا اور غصے سے اُن دونوں کو گھورنے لگا جو اپنی بتیسی

دکھا رہے تھے صارم نے ذوہان کے ہاتھ سے ہلدی کا باؤل جھپٹتے کے انداز میں لیا اور شان کی طرف اچھال دی شان جو اس کے گھورنے سے کچھ دور جا کھڑا ہوا تھا اپنی طرف نشانہ دیکھ کر سامنے سے ہٹ گیا

اور پوری ہلدی اس کے پیچھے جنت کے کپڑوں کی زینت بنی جنت نے دانت پیس کر صارم کو دیکھا جو بڑے اطمینان سے دونوں بازو سینے پر باندھے دل جلانے والی مسکراہٹ سے اُسی کے طرف دیکھ رہا تھا جنت تن فن کرتی اسکے جانب بڑھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہلدی گرانے کی

جنت نے دانت پیس کر پوچھا اور پاس پڑا ہلدی کا باؤل اُٹھایا اور پورا صارم کے سر پر اُلٹ دیا اور پلٹ کر جانے ہی لگی تھی جب صارم نے سرعت سے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکے اوپر ہلدی کا باؤل خالی کر دیا

ایسے ہوئی میری ہمت

صارم یہ کہہ کر پیچھے ہٹا، جنت غصے سے اُسے ہی گھور رہی تھی اور دل میں ہزار گالیوں سے نوازتی واک آؤٹ ہوگئی

ابھی آنکھوں میں عکس ہے اسکا اور دل میں عشق

پھر دیکھنا لب خاموش ہونگے اور دل میں خلص

از قلم ثانیہ انصاری

ہانیہ جو ہلدی کا باؤل لیے اُن چاروں کی طرف جا رہی تھی اسکا پیر صوفے میں اٹکا اور سارا باؤل صوفے پر بیٹھے وجود پر گرا ہانیہ سنبھلی تو صوفے پر بیٹھے وجود کو دیکھا جہاں طلحہ بیٹھا تھا

وہ سوری میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا

ہانیہ نے معذرت خواہ نظروں سے دیکھا

لیکن میں کسی کا ادھار نہیں رکھتا

طلحہ نے اسکی جانب ایک قدم بڑھا کر کہا ہانیہ ایک قدم پیچھے ہوئی

تو آپ بھی مجھ پر ہلدی ڈالینگیں

ہانیہ نے معصومیت سے پوچھا

ہاں

طلحہ نے ایسے ظاہر کیا جیسے وہ زبردستی یہ کر رہا ہو اُسے آگے بڑھتا دیکھ ہانیہ بھاگنے ہی والی تھی جب طلحہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کیا اور ہلدی اسکے گالوں پر لگا دیا وہ

بے خودی میں اسکے حسین مکھڑے کو تکتا رہا وہ سانس روکے اُسے ہی دیکھ رہا تھا جو نا جانے کب اس کی متاعِ جان بن گئی تھی خود کو قابو کر کے وہ اُسے ایک جھٹکے سے چھوڑا ایک نظر اُسے دیکھا جو حیرت سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی اور آگے بڑھ گیا

سامنے یار ہو اور ہوش تیرے گم نہیں

یا تو وہ یار نہیں، یا پھر عاشق تم نہیں

خود پر اختیار رکھو اختیار یوں ہی نہ کھو بیٹھوں

جو دل کہے وہ کرو ہر کسی کی نہ سن بیٹھوں

از قلم ثانیہ انصاری

افف حانم نہیں کرو اگر ایسا کیا نہ یاد رکھنا اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیئے

حانم جو کب سے نور کے پیچھے پڑی تھی ہلدی لگانے کیوں کی سب ہی کے کپڑے خراب ہو گئے تھے صرف حانم اور نور ہی بچی تھی نور اس سے بھاگنے کے لیئے تیز قدم بڑھا رہی تھی اور بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی

حانم نو

نور نے اونچی آواز میں کہا اور آگے دوڑ لگا دی جب سامنے کھڑے شان کو نا دیکھ سکی اور اسکے سینے سے جا ٹکرائی شان جو پانی پی رہا تھا بوکھلا ہی گیا

نظر جب نور پر پڑی تو اسکی نظر پتھر کی ہو گئی نور اسکے سامنے کھڑے آنکھیں میچے اپنی پیشانی سہلا رہی تھی وہ اس وقت وائٹ پینٹ پر وائٹ گھٹنوں تک آتی کرتی زرد رنگ کا ڈوپٹہ جو ایک کاندھے پر ڈالا ہوا تھا کھلے بال میکپ سے عاری چہرہ وہ مکمل حسن کی شاہکار تھی وہ تو اس سے نظر ہٹانا بھول گیا ہوش میں تو تب آیا جب اس پر ہلدی گری نور جو حانم کا ارادہ بھاپ گئی تھی اس لیئے آگے سے ہٹ گئی اور ساری ہلدی پیچھے کھڑے شان پر گری شان بے چارا جو سب سے بچ گیا تھا مگر اب ہلدی میں پورا نہایا ہوا تھا شان کو صدمہ ہی لگ گیا تھا

کبھی وہ اپنے کپڑے کو دیکھتا تو کبھی حانم اور نور کو

سوری وہ غلطی سے گر گیا تھا اس سے

نور نے معذرت خواہ انداز میں حانم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

آپ کے سوری سے میرا کپڑا پہلے جیسا ہو جائیگا کیا؟

شان نے مصنوعی غصے سے نور کو کہا

دیکھیے میں سوری کر رہی ہوں نہ

نور نے تحمیل کا مظاہرہ کیا

میں بھی تو وہی کہے رہاہوں آپکے سوری سے میرا کپڑا پہلے جیساہو جائیگا کیا؟

شان نے اپنی بات دہرائی اُن دونوں کو بحث کرتے دیکھ حانم نے کھسکنے میں ہی عافیت

جانی

توکیا کرو میں

نور نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے عاجز سے کہا

آپ کچھ نہیں کرینگی اب جو ہو گاوہ میں کرونگا

شان نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ذو معنی انداز میں کہا

مطلب۔۔

نور نے نہ سمجھی سے پوچھا

مطلب یہ

شان نے ہلدی کا باؤل اُٹھایااور نور کے اوپر اُڈھیل دیا

یہ کیا کیا تم نے

نور نے ہاتھ سے چہرہ صاف کرتے ہوئے گویاہوئی

وہی جو میرے ساتھ ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان نے اپنے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تو میں نے کیا تھا کیا

نور نے دانت پیس کر کہا

ہاں تو تمہاری ہی نہ فرینڈ تھی

شان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

نور اُسے گھور کر واک آؤٹ ہو گئی

غموں کے شہر میں خوشی کی بارش ہو

ہائے یہ منظر کی وہ مجھ کو حاصل ہو

از قلم ثانیہ انصاری

ہم سے نا____

کرو رسموں روایتوں کی باتیں

میں فقط اپنی مرضی کا کرتا ہوں

از قلم ثانیہ انصاری

حمزہ ہاتھ میں ہلدی کا باؤل لیئے اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا پھر ایک جگہ ٹک کر اِرد گرد

نظریں گھما گھما کر کسی بکرے کو تلاش کرنے لگا، کی کوئی بکرا ملے اور اس پر پورا ہلدی اُڈھیلے، ایک جگہ اس کی نظر اٹکی تلاش ختم ہوئی، وہ آگے بڑھا اور صوفے کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور صوفے پر بیٹھے وجود پر ساری ہلدی اڈھیل دی

حانم جو بڑے مزے سے فون میں گھسی بیٹھی تھی ایکدم بوکھلا اٹھی حانم نے رمال سے چہرہ صاف کرتے ہوئے پیچھے مڑی حمزہ کی شکل دیکھ کر اسکا پارا چڑا

لنگور

حانم نے تیز آواز میں اُسے گھور کر کہا اور جب نظر اپنے کپڑے پر گئی تو حانم بی بی کو تو صدمہ ہی لگ گیا کچھ دیر تک وہ کچھ بول ہی نہ سکی

ہاں ریڈیو

حمزہ نے اسکے غصے سے بھرے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اطمینان سے کہا اسکا اطمینان دیکھ کر تو اُسے آگ ہی لگ گئی

لنگور یہ کیا کیا تم نے ہاں؟ میرا نیا ڈریس خراب کر دیا تم نے، تمہیں پتہ ہے یہ ڈریس مجھے کتنا پسند تھا اتنی مشکل سے مجھے یہ ملا تھا، میرے ڈریس کا ستیاناس کر دیا، عقل نام کی چیز ہے تم میں، ایسے ہی کسی پر کچھ بھی ڈال دو گے گدھے پاگل آدمی تم جیسا گدھا آج تک نہیں دیکھا میں نے بے وقوف

افف مجھے یہ ہی ملی تھی تنگ کرنے کے لیے میں بھی کتنا بے وقوف ہوں،اب اس کا

پھٹا اسپیکر پند نہیں ہو گا اوپر سے مجھے پاگل گدھا بیو قوف کہے رہی ہے

حمزہ بیچارہ تو اب پچھتا رہا تھا اپنے کئے پر مگر اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر تو اس پر غصّہ

غالب آگیا

تم اب چپ کیوں ہو گ۔۔

حمزہ کی تو اب بس ہو گئی،وہ اسکے پاس آیا اسکے منہ پر اپنے مضبوط ہاتھ جما دیا

تم نے گدھا پاگل بیو قوف کہا مجھے تم خود کیا ہو،بیو قوفوں کی عقل گھٹنے میں ہو تی ہے

لیکن تم میں تو عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے صرف بولنا آتا ہے تمہیں گدھی ہو گی

تم

حانم کو اتنا کچھ کہے کر اب جا کر اُسے سکون ملا تھا

امم امم

اب کیا امم امم لگا رکھا ہے

حمزہ نے جھنجھلا کر کہا جو بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے اُسے ہی دیکھ رہی تھی

اممم اممم

حانم نے اپنے منہ کے طرف اشارہ کیا تو حمزہ نے سمجھ کر اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹایا مگر

وہ خاموش ہی رہی

اب بولو بھی

حمزہ نے اسکو خاموش دیکھ کر کہا

اب میں کچھ نہیں بولونگی، اب جو بولیگا وہ تم ہوگے، اب بولو

حانم نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کہا

کیا؟

حمزہ نے ایک ابرو اٹھا کر نہ سمجھی سے پوچھا

یہی کی کیوں گرائی مجھ پر ہلدی

حانم نے دانت پیس کر عاجز سے پوچھا

وہ یار میرا دل کر رہا تھا کسی کو تنگ کرنے کا

حمزہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ جمائے سادگی سے کہا

کسی کو کرتے نہ مجھے کیوں کیا

حانم نے دانت کچکچا کر کہا

اب تو کر دیا نہ، اب کیا کروں میں

حمزہ نے شان بے نیازی سے کہا

کسی سے غلطی ہوتی ہے تو وہ کیا کرتا ہے

حانم نے دونوں بازوں سینے پر باندھے غصے کو ضبط کرتے ہوئے پوچھا

سوری کرتا ہے اور کیا

حمزہ نے ایک بازو صوفے پر پھیلائے بے نیازی سے کہا

تو کہو سوری

حانم نے آنکھوں سے کچھ جتاتے ہوئے کہا

کیا۔۔کیا کہا تم نے

حمزہ صوفے سے اٹھ کر طنزیہ مسکراہٹ لیے اُس سے پوچھا

یہی کی سوری کہو

حانم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

تو اب تم مجھ سے سوری کی اُمید کر رہی ہوں، مجھ سے حمزہ شہیر آفندی سے

حمزہ نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا

یعنی تم نہیں کہو گے سوری

حانم نے صوفے سے اٹھ کر میز کے جانب قدم بڑھائے اور میز پر پڑے ہلدی کے

باؤل کو اُٹھایا حمزہ کی اسکے طرف پشت تھی

نہیں

حمزہ نے بنا پلٹے ایک لفظی جواب دیا

او کے ٹھیک ہے مت کرو

حمزہ کو اس بار بہت نزدیک سے اسکی آواز سنائی تھی،اور وہ مڑا بس ایک یہی غلطی کی اس

نے،اسکے مڑتے ہی حانم نے ہلدی باؤل سیدھا اسکے سر پر رکھا اور حمزہ، حمزہ کو تو کچھ

سمجھ ہی نہیں آیا اسکے ساتھ ہوا کیا ہے

چہ چہ چہ سوری کر دیتے تو ایسا نہ ہوتا مسٹر لنگور

حانم نے دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی

ریڈیو تم۔۔

حمزہ نے اپنے سر سے باؤل اٹھا کر رمال سے چہرے پر کی ہلدی صاف کرتے ہوئے

سامنے دیکھا مگر سامنے کوئی نہیں تھا

بد تمیز لڑکی

حمزہ نے نفی میں سر جھٹکا

زہر زندگی، مگر ہے جینا،

جواب کیا ہے، بتا تو مجھ کو؟

تیری ہی خاطر، یہ زندگی ہے،

ملانا تو ہی، سوال یہ ہے،

کسنے کہا ہے محبت کرو تم

محبت میں تو ایسا ہوتا ہی ہے

جیسے چاہے وہ نا ملے

مل جائے تو قسمت ہی ہے

از قلم ثانیہ انصاری

اس نے گھر میں قدم رکھا ہی تھا کی کسی کی چیخ پکار دھاڑ نے اسکا استقبال کیا اس نے سامنے دیکھا جہاں ہر چیز تہس نہس تھی ہر قیمتی چیز اپنی نہ قدری پر رو رہی تھی شیشے کا خوبصورت میز چکنا چور ہو چکا تھا صوفے کا سارا کُشن زمین بوس تھا صوفا بھی الٹا پڑا تھا ڈیکوریشن پیش ہر چیز کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی طوفان آکر گزرا ہو، ایک طرف

ڈری سہمی رضیہ بیگم کھڑی تھی اور دوسری طرف سارے ملازمیں سر جھکائے کھڑے تھے اور ذولفقار صاحب غصے سے ملازموں پر دھاڑ رہے تھے اور ان کے ساتھ کھڑا محمود علی جو ذولفقار صاحب کا رائیٹ ہینڈ تھا جسے ذولفقار صاحب کا ہر راز ہر آگے چلنے والا قدم ہر مقصد پتہ تھا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کی ذولفقار خود سے بعد محمود علی کا سوچتا ہے

اب کونسی مصیبت آگئی

صارم نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے ناگواری سے بڑبڑایا اور رضیہ بیگم کی طرف رخ کیا

کیا ہو گیا موم یہ گھر چڑیا گھر کیوں بنا ہے

صارم نے رضیہ بیگم سے اُکتاہٹ سے پوچھا

تمہیں کیسے پتا ہوگا گھر میں رہوگے تو نہ کچھ خبر ہوگی

رضیہ بیگم کے بجائے ذولفقار صاحب نے طنز بھرے لہجے میں چبا کر کہا

اچھا تو بتاے ذولفقار صاحب اس گھر کی حالت اتنی بدترین کیوں ہے

صارم نے ذولفقار صاحب کی طرف رخ کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں

ڈالے اطمینان سے کہا

صاحب جی صاحب جی

ذولفقار صاحب کچھ جواب دیتے کی اس سے پہلے ایک ملازم کی آواز آئی جسکا سانس پھول رہا تھا

بولوں بھی کیا ہوا

ذولفقار صاحب کی دھاڑ پر ملازم کانپ کر رہے گیا اور لرزتے ہاتھوں سے لیپ ٹاپ اُن کی جانب بڑھایا

ذولفقار صاحب نے لیپ ٹاپ میں کال رات کی فوٹیج ڈھونڈنے لگے مگر ہوتی تو ملتی

کہاں گئی فوٹیج

ذولفقار صاحب نے لیپ ٹاپ زمین پر پھینکتے ہوئے دھاڑے

کس کی اتنی جرات جو ذولفقار صادق کے گھر میں گھس کر اُسی کی فائل اور یو ایس بی اُڑا لے گیا محمود تمہیں پتہ ہے نہ کتنا اہم تھا ہمارے لیئے

ذولفقار صاحب نے بے چینی سے ٹہلتے غصّہ ضبط کرتے ہوئے کہا اور اُن کی بات سن کر صارم کا قہقہ گنجا اور وہ تعالی بجاتا ہوا اُنکے قریب آیا

واوذ و لفقار صاحب کون ہے وہ شخص جس نے اتنا اچھا کام کیا اگر مجھے پتا چلا نہ ایسا کس

نے کیا تو یقین جانے میں اسے انام ضرور دو نگا

صارم نے مسکرا کر دل جلانے والے انداز میں کہا اس کی ہنسی دیکھ کر اُنکا پارا ہائی ہوا

بکواس بند کرو تم

ذو لفقار صاحب نے دھاڑ کر کہا

اسے جو بھی کہتے ہیں مگر بکواس نہیں کہتے اور آپ نے جتنوں کی زندگیاں برباد کی ہے نہ

اس کے آگے یہ تو کچھ بھی نہیں آپ کا کیا آپکے آگے آئیگا

صارم نے اُنکی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے تلخی سے کہا

مجھے مت سکھاؤ تم

ذو لفقار صاحب بگڑے

اگر میں آپ کو سکھاتا نا آپ ایسے نا ہوتے

صارم نے طنزیہ کہے کر اپنے روم کی طرف قدم بڑھائے اور ذو لفقار صاحب اسکی

پشت گھور کر رہے گئے

جب وقت سب کو بے نقاب کرتا ہے

تب سب چہرے پر نقاب لگائے پھرینگے

از قلم ثانیہ انصاری

سمجھوں پہلے ہی سے دنیا کو مسافر خانہ

جیواس طرح کی مرنا دشوار نہ ہو

شام کا منظر تھا آفتاب غروب ہونے میں ابھی وقت تھا یہ کافی سنسان راستہ تھا روڈ کے ایک سائڈ پر ایک گاڑی کھڑی تھی اور اُن سے کچھ فاصلے پر تین نفوس کھڑے تھے ایک انتہائی پریشان تھا اور وہ دونوں کو شاید کچھ فرق نہیں پڑ رہا تھا

یہاں گاڑی خراب ہو گئی ہے اور تم دونوں اتنے آرام سے بیچ راستے میں کھڑی ہو کر کھا رہی ہو

ہانیہ نے حانم اور زویا سے چبا چبا کر کہا

یار بیٹھنے والی جگہ ہوتی تو بیٹھ کر کھا لیتے

حانم نے برگر کھاتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

منحوس گاڑی خراب ہے اور تم لوگ ٹھوس رہی ہو

ہانیہ نے اُن دونوں کو گھور کر اونچی آواز میں کہا

تو یہ کہاں لکھا ہے گاڑی خراب ہونے پر کوئی کھا نہیں سکتا

زویا نے بر گر کھاتے ہوئے بھاری آواز میں کہا

گھر کیسے جائینگے ہم

ہانیہ نے جھنجھلا کر کہا

پیروں سے اور کیا

زویا نے لاپرواہی سے کہا

منحوس مروتم ایک تو کسی کو کال بھی نہیں لگ رہی ہے اور تم دونوں، کیا ہو جاتا اگر فون لا دیتی

ہانیہ نے چلا کر کہتے ہوئے گاڑی سے لگ کر کھڑی ہو گئی

اب کیا ایسے ہی مر جائے اپنے مقررہ وقت پر مر جائینگے یار صبر کر لو

زویا نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے تمام باتوں کو نظرانداز کر کے صرف اپنی کہی، ہانیہ نے کڑی نظروں سے اُن دونوں کو گھورا

اگر ایسے ہی گھورتی رہی نہ تمہاری آنکھیں گر جائینگی

حانم نے اسکے گھورنے پر چوٹ کی

یار اب کیا کرے بر گر بھی ختم ہو گیا

زویا نے حانم کی طرف دیکھتے ہوئے افسردگی سے کہا

ہاں یار ایسے تو ہمیں بور ہو جانا ہے

حانم نے کہتے ہوئے چاروں طرف نظر دوڑائی اور پھر ایک جگہ اسکی نظر رکی

مل گیا

حانم نے ایسے خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو

کیا مل گیا

زویا نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اُسے اپنی نظروں سے سامنے کا اشارہ کیا

زویا نے دیکھا تو اسکے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ رینگی

چلو تب دیر کس بات کی

زویا نے حانم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آگے بڑھی، ہانیہ جو اتنی دیر سے اُنکی کاروائی دیکھ رہی تھی اسکے نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور اسکی آنکھیں پھیل گئی سامنے کا منظر دیکھ کر، جہاں ایک کتا سویا تھا اور وہ دونوں چھوٹے چھوٹے پتھر لئے اسکے قریب جا رہی تھی

حملا شروع کرے

زویا نے پتھر سے کتے پر نشانہ باندھتے ہوئے کہا

ہو جاؤ شروع

حانم نے بھی ایسا ہی عمل کرتے ہوئے کہا اور پھر کتے پر پتھر کی برسات شروع کر دی

کتا جو بڑے مزے سے آرام فرما رہا تھا ایسے حملے پر اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا اور اُن دونوں

کی طرف غصے سے دیکھ کر بھوکنا شروع ہو گیا، لیکن وہ دونوں ماہاڈھیٹ جس پر اثر ہی

نہیں ہوا اور اپنا کام جاری رکھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کر رہی ہو پاگل دماغ ہل گیا ہے کیا

ہانیہ نے خوف سے اُن دونوں سے چلا کر کہا

لیکن اُن دونوں نے جیسے کان بند کر لیا ہو، اُنہیں نہ رکتا دیکھ کتا غصے سے دوڑ کر اُن

دونوں کی طرف آنے لگا، اپنی طرف آتا دیکھ وہ دونوں ایک دوسرے کی ہاتھ پر ہاتھ

مارتے ہوئے ہنستے ہوئے دوڑ لگا دی

اور جلدی سے گاڑی کے چھت پر بیٹھ گئی مگر ہانیہ، ہانیہ تو کتے کو دیکھ کر جم گئی چہرے کا

رنگ زرد پڑنے لگا پیر جیسے کام کرنا بند ہو گیا ہو آنکھیں پھاڑ بس سامنے دیکھ رہی تھی،

اپنے ایکدم قریب کتے کو آتا دیکھ وہ ہوش میں آئی اور ایسے دوڑ لگا دی جیسے اسکا بریک

فیل ہو گیا ہو

اور وہ دونوں مزے سے بیٹھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

اسے روکو ورنہ چھوڑونگی نہیں میں

ہانیہ غم و غصے کے ملے جھلے تاثرلیے چلا کر کہا

پہلے خود کو تو بچالو

حانم نے ہنستے ہوئے کہا

ہانیہ دوڑتے دوڑتے ایکدم کار کے قریب آئی اور ایک جھٹکے سے گاڑی کی چھت پر بیٹھ

کر اُن دونوں کو دھکا دے دیا اور گہرے گہرے سانس ہموار کرنے لگی

وہ دونوں جو کب سے ہنس رہی تھی رہی تھی سامنے کھڑے کتے کو دیکھ کر ہنسی فوراً

غائب ہو گئی

کتے نے ایک قدم بھڈایا اُن دونوں نے دو قدم پیچھے کئے اور ایک دم دوڑ لگا دی اب

منظر تبدیل ہو گیا تھا

اب ہانیہ ہنس رہی تھی اور وہ دونوں دوڑ رہی تھی

دوڑتے دوڑتے اچانک اُنکے سامنے دو کار آر کی ایک پیچھے تھی اور ایک آگے اگر

بروقت بریک نہ لگتا تو ایکسیڈنٹ ضرور ہو جاتا، کار کا دروازہ کھلا ڈرائیونگ شیٹ سے طلحہ

اور دوسری شیٹ سے حمزہ باہر نکلا اور پیچھے والی کار میں شان صارم اور ذوہان بیٹھے

صورتِ حال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے،اُن کی شکل دیکھ کر ہانیہ بھی اُن دونوں کی

طرف آگئی

ایسی کونسی ریس کر رہی۔۔۔

ابھی طلحہ کچھ کہتا کی وہ تینوں جلدی سے بیک دوڑ کھول کر بیٹھ گئی اُنکی اتنی رفتار دیکھ کر

اُن دونوں نے نہ سمجھی سے اُن تینوں کو دیکھا تبھی کتے کے بھونکنے کی آواز آئی

ارے جلدی کار میں بیٹھوں

ہانیہ نے ونڈوں سے سر باہر نکالتے ہوئے اُن دونوں کو دیکھ کر چلاتے ہوئے کہا اور وہ

دونوں سامنے سے آتے کتے کو دیکھ کر معاملہ سمجھ گے،اور دونوں کار میں بیٹھ گئے،

دونوں کار زن سے اُڑا لے گئے

اچھا ہوا آپ لوگ آگئے ورنہ مجھے تو لگا آج میں مر گئی

حانم نے ہانیہ کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا

ہاں یار مجھے بھی لگا تھا

زویا نے بھی ہانیہ کے کندھے پر سر رکھ کر کہا

اور تم نے ہمیں کار سے دھکا کیوں دے دیا تھا

حانم نے ہانیہ کے کندھے سے سر اٹھا کر سوال کیا ہانیہ نے طیش میں دونوں کو دور دھکیلا اور وہ دونوں ونڈوں سے چپک گئی، طلحہ اور حمزہ شیشے سے اُنکی کاروائی ہی دیکھ رہے تھے

کار سے دھکا کیوں دے دیا

ہانیہ نے دانت پیستے ہوئے اُنکی بات دہرائی

اور تم دونوں نے میرے ساتھ کیا کیا تھا اس کتے کو میرے پیچھے لگا دیا اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو

ہانیہ نے غصے میں کہتے ہوئے آخری میں روہانسی ہو گئی

تو ہم تھے نا یار ہاسپٹل لے جاتے

زویا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

مرو تم دونوں

ہانیہ نے غصے سے کہا

یار تم ہمیں بار بار مرواتی کیوں ہو اتنی آسانی سے تھوڑی نہ مر جائینگے ابھی تو ہمیں جینا ہے بہت سارا ابھی تمہاری شادی میں ڈانس کرنا ہے

طلحہ نے نظریں اٹھا مر ر میں دیکھا جہاں وہ غصے سے بھری گال پھولائے سرخ چہرہ لیئے حانم کو گھور رہی تھی

ابے یار سامنے دیکھ

تبھی دوسری کار سے ذوہان کی آواز آئی تو طلحہ اور حمزہ نے سامنے دیکھا اور فوراً کار کو بریک لگائی دونوں کار ایک ساتھ روکی اور سامنے کی صورتحال سمجھنے کی کوشش میں لگ گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں دو ہیوی بائکس پر دو نفوس بیٹھے تھے دونوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کی تھی بلیک پینٹ ،۔ بلیک ٹی شرٹ ، بلیک گھٹنے سے اوپر آتی ہڈی پہنی ہوئی تھی ہیلمیٹ کی وجہ سے اُنکا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا ، تجب کی بات یہ تھی کی اتنے اطمینان سے بیٹھے تھے کیوں کی وہاں چار اور نفوس تھے جو شکل سے غنڈا لگ رہے تھے ایک غنڈے نے ایک پر گن تانی تھی اور ایک کو چاقو دیکھا کر ڈرانے کی کوشش میں لگا تھا

یہ لوگ کون ہے اس سے پہلے ان کی نظر ہم پہ پڑے کار ریورس لے لو

ہانیہ نے ڈرتے ہوئے کہا

نہیں ہمیں نہیں جانا چاہیے انکو شاید ہماری مدد کی ضرورت ہو

طلحہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

ہاں یار تو سہی کہے رہا ہے

ذوہان نے کہا اور وہ پانچوں ڈور کھول کر باہر نکل گئے ابھی آگے قدم بڑھاتے کی سامنے

کا منظر دیکھ کر قدم جم گئے

اے چل جیتنا سب کچھ ہے نکال

ایک نے اُسے چاقو دیکھاتے ہوئے تیز آواز میں کہا

اچھا دے رہے ہیں نہ اتنی جلدی کیا ہے آپ کو

جنت نے بائک سے اترتے ہوئے ہیلمیٹ اُتار کر بائک پر رکھا

غنڈے سمیت وہ پانچوں کو جھٹکا لگا کیوں کی اُن سب کو کوئی لڑکا لگ رہا تھا مگر ایک لڑکی

کو دیکھ کر چونک گئے اور زویا جو ونڈوں سے باہر دیکھ رہی تھی جنت کو دیکھ کر خوش سے

بولی گئ

ارے وہاں دیکھو جنت

زویا نے حانم اور ہانیہ سے کہا اور کار سے باہر نکل گئی اسکو باہر نکلتا دیکھ وہ دونوں بھی باہر

نکل گئی اور سامنے دیکھنے لگی

چلو یار رک کیوں گئے

ذوہان نے اُن چاروں کی شکل دیکھتے ہوئے جھنجھلا کر کہا اور سب آگے بڑھنے لگے لیکن پھر بڑھ نہ سکے

تو کیا اتنا آرام سے بیٹھا ہے چل اُتر

ایک اور غنڈے نے دوسری بائک پر بیٹھے وجود سے کہا

اب لوگ آرام سے بھی نہ بیٹھے

نور نے بائک سے اتر کر ہیلمیٹ اُتار کر بائک پر رکھی اسے بھی لڑکی دیکھ کر اُن سب کو پھر جھٹکا لگا

یہاں نور کیا کر رہی ہے

شان نے کہتے ہوئے آگے قدم بڑھانے لگا مگر ہر بار کی طرح پھر نا بڑھ پایا

چلو جو بھی ہے نکالو سب

ایک غنڈے نے خرخت آواز میں کہا

دیکھ لے کچھ نہیں ہے ہمارے پاس تو کیسے دے ہم

جنت نے بائک سے لگ کر اطمینان سے کہا

تم شاید بھول گئی ہو تم دونوں ایک لڑکی ہو اور ہتھیار سے خالی اس لیئے سیدھے سے کہے

رہا ہوں جو ہے نکال ورنہ

ایک نے اُسے دھمکانا چاہا

یہ پاگل ہے کیا جو ہے دے کر نکلنا چاہیے

صارم نے دانت پیس کر جنت کو دیکھتے ہوئے اُن سب کو کہا

ہاں صحیح کہا تم نے جو ہے نکال لینا چاہیے لیکن اگر میں نکالو نہ تو تم لوگوں کے لئے شاید

اچھا نہ ہو

نور نے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اُن سب کو دیکھتے ہوئے کہا

صحیح ہے نور

جنت نے کہتے ساتھ ہی ایک قدم پیچھے بڑھائے اور ایک جھٹکے سے آگے ہو کر ٹانگ

سے اسکے پیٹ میں مارا

آہ

وہ شاید حملے کے لیئے تیار نہ تھا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور زمین بوس ہو گیا

اے

اُن میں سے دو غنڈے آگے آئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے بنا کچھ سوچ سمجھے ایک بلیٹ لیا اور ہر جگہ وار کرنے لگی

زویا ایک کو مار رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسکو مارنا چاہا مگر نور کی اُس پر نظر پڑ گئی اور

پینٹ سے ریوالور نکال کر اس کے ٹانگ پر فائرنگ کر دی

یا وحشت

ہانیہ نے دونوں ہاتھ سر پر رکھتے ہوئی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے سامنے دیکھ رہی تھی

حال تو اُن سب کا بھی ان سے مختلف نہ تھا لیکن زویا اطمینان سے کھڑی تھی

دیکھا میں نے کہا تھا نا اگر میں نکالو تو تم سب کو اچھا نہیں لگیگا

جنت نے طنزیہ مسکراتے ہوئے اسکے پینٹ میں ٹانگ سے مارا

ویسے تم لوگو کو غنڈا کس نے بنا دیا اور ایک کھلونا لے کر تم سب آ بھی گئے

نور نے اسکے گن اور چاقوں دیکھتے ہوئے تمسخر سے کہا مار مار کر وہ سب ادھ موئے ہو

گئے تھے

آہ چھوڈ نگا نہیں میں تم دونوں کو

ایک نے مری مری آواز میں کہا نور کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

پہلے خود کو چھوڑا لے

نور کہے کر دو تین گھونسا اسکے چہرے پر مار کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بائک پر جا بیٹھی اور

ہیلمیٹ لگا کر بائک اسٹارٹ کرنے لگی جنت نے اُسے بائک اسٹارٹ کرتا دیکھ خود بھی بائک پر بیٹھ گئی

آگے بڑھائی ہی تھی کی اُن سب کو دیکھ کر دونوں نے بریک لگائی اور اُتر کر اُن سب کے پاس آئی جو ہکا بکا اُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے

تم لوگ یہاں کیا کر رہی ہو

جنت نے اُن تینوں سے پوچھا اور وہ پانچوں کو بھی دیکھا طلحہ جو کب سے نور کو دیکھ کر پہچان نے کی کوشش کر رہا تھا کی اسکو کہاں دیکھا ہے

اسکی آنکھیں، اسکی آنکھیں کہیں دیکھی دیکھی سی کیوں لگ رہی ہے کہاں دیکھا ہے میں نے اسے ایسا کیوں لگ رہا جیسے میں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے

طلحہ اسکو کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہے رہا تھا

اچھا ابھی ہم لیٹ ہو رہے ہیں کل ملتے ہے

نور نے کہے کر ایک نظر سب کو دیکھا اور بائک پر بیٹھ کر جنت کا انتظار کئے بغیر زن سے اُڑا لے گئی

میں بھی چلتی ہوں

جہاں سے نور گزری تھی اُسی راستے پر دیکھتے ہوئے جنت نے غائب دماغی سے کہا اور

بائک گھر کے راستے پر دوڑائی

چلو ہم بھی چلتے ہے

شان نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا اور سب کار میں بیٹھ کر گھر کو روانہ ہوئے

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین